

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 30 مئی 2003ء بمطابق

27 ربیع الاول 1424 ہجری صحیح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، نخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

انَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيثًا
بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنْ
اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسْلَمْتُمْ ؕ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا
عَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَاللَّهُ بِصِيرُ الْعِبَادِ ۝

ترجمہ: بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا
(کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے
سبب سے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والے
ہیں۔ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے جتیں نکالیں تو آپ فرما دیجیے کہ (تم مانویانہ مانو) میں تو اپنا رخ خاص اللہ
کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی اور کہنے اہل کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم
بھی اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ لوگ بھی راہ پر آ جاویں گے اور اگر وہ لوگ روگردانی
رکھیں سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لینگے بندوں کو۔

جناب عتیق الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب عبدالماجد: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب! یہ اہم خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عتیق الرحمان: پہ دے پرونی اخبار کبھی راغلی دی چہ "ایئرپورٹ سے آنے

والے شخص سے چار ہزار سعودی ریال چھین لئے گئے۔" جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا پوائنٹ آف آرڈر نہ دے۔ بیا خہ دغہ راوڑی۔

جناب عتیق الرحمان: یہ اہم خبرہ خودہ جی۔

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب! خہ۔۔

جناب عتیق الرحمان: یہ اہم خبرہ خودہ جی۔ یو دوہ منتہہ را کرئی جی۔

جناب سپیکر: وروستویا دغہ دے خہ پوائنٹ آف آرڈر د قاعدے مطابق، د جمعے

ورخ دہ او بزنس ڈیر پروت دے۔

جناب عبدالماجد: زہ یو منتہ کبھی، پہ دولسم تاریخ بانڈی ما یو تحریک التواء پیش

کرہ چہ پہ ہوم اکنامکس کالج کبھی یو * ++ و و چہ پہ ہغی کبھی ڈیرہ لویہ بد

تمیزی شوہ دہ د جینکو پہ کالج کبھی، کہ چانس لر ہغی لہ تلے دے خو بنہ پہ

ہغی کبھی د عامو خلقو، پہ ہغی * ++ کبھی شمولیت چہ کوم دے دا ڈیر

لوئے ملعون کار دے، پہ دے سلسلہ کبھی جناب، ما یوہ تحریک التواء پیش

کرہ وہ، ما تہ واپس شوہ دہ نو کہ چرے فرض کرو زما دا تحریک التواء نہ

جو ریدہ جناب، نو دا تاسواز خود پہ کال اٹنشن کبھی بدلولے شوہ۔

جناب سپیکر: بنہ جی دا بہ او گورو تاسو بہ بیا راشٹی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بہ او گورو تاسو راخئی۔۔۔۔

(مداخلت)

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: تکلیف بہ او کپڑی نو او بہ گورو جناب۔

جناب عبدالماجد: بنہ جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کونٹین نمبر 8، عتیق الرحمان، ایم پی اے صاحب۔ Not present. کونٹین نمبر 163

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 15 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل پشاور میں کافی تعداد میں خواتین قیدی/حوالاتی موجود ہیں،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں رہائش پذیر بچوں کے لئے سکول اور کھیل کود کے میدان کو

مسمار کیا گیا ہے،

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے کیا

اقدامات کر رہی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب وزیر قانون نے پڑھا: (الف) سنٹرل جیل پشاور میں 16 قیدی

اور 68 حوالاتی خواتین موجود ہیں۔

(ب) زنانہ جیل مسمار کی گئی جس کی وجہ سے وہاں سے قیدی/حوالاتی خواتین اور ان کے بچوں کو متبادل جگہ

منتقل کیا گیا۔

(ج) جلوزئی میں نئی سنٹرل جیل بن رہی ہے جس میں مرد اور خواتین قیدیوں اور رہائش پذیر بچوں کے

لئے سکول اور کھیل کود کے لئے بہتر انتظامات کئے جائیں گے۔

علاوہ ازیں تقریباً 60 خواتین قیدیوں کو ہری پور جیل منتقل کر لیا گیا ہے۔ جہاں ان کو ہر قسم کی ضروری

سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ نیز قیدی ماؤں کے ساتھ رہنے والے بچے بدستور سکول جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب شکریہ۔ د دی سوال پہ جواب کبھی ئے راتہ لیکلی دی چھی مونہہ شپیتہ خواتین قیدیان ہری پور جیل تہ منتقل کھی دی خودا خبرہ تقریباً پہ مخکبھی سیشن کبھی پہ دی جیلونو باندھی یر زیات بحث شوہی وواو کمیٹی تہ حوالہ شوہی وہ زہ صرف دا وضاحت غوارم چھی د مخکبھی نہ پہ جیلونو کبھی لکہ د تیرہ سو کسانو پہ خائے پکبھی تین ہزار وی نو دائے پسپی نورے ہم ورلیز لے دی۔ لہر پہ دی باندھی چیک ساتل پکار دے چھی د ہغوہی ہغہ ماشومان، وائی چھی د سکولونو Facilities بہ ورتہ ورکوؤ نو دا خصوصی د لہر دوی پہ خپل نوٹس کبھی واخلی نورہ خبرہ پرے مخکبھی شوہی دہ۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): ذاکر اللہ خان صاحب نے جوابات کہی ہے، وہ ٹھیک ہے۔ ان شاء اللہ، یہاں پر ہم نے جواب بھی دیا ہے کہ جوہری پور جیل منتقل ہوئے ہیں ان کے بچے بھی سکول جاتے ہیں اور اس کی پوری پوری وہ ہو رہی ہے اسی طرح جنوری میں جو نئی سنٹرل جیل بن رہی ہے، اس میں سہولیات کو پورا پورا مد نظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی نیکیٹ کولسچن نمبر 166 جناب مولانا محمد عصمت اللہ Not present کولسچن نمبر 256 ملک حیات خان صاحب۔ Not present۔ ملک صاحب! بیا د خہ چل کرے دے کہ؟ کولسچن نمبر 285 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 285 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس دیر لور کے دفتر کے قریب پولیس کے لئے سال 2002ء میں باسکٹ بال کے لئے پلے گراؤنڈ تعمیر ہوا ہے،

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو،

(1) مذکورہ پلے گراؤنڈ پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے،

(2) سال 2002 اور 2003ء کے دوران محکمہ پولیس دیر لور نے ترقیاتی مد میں کئے گئے اخراجات کی

مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) دفتر پولیس کے قریب باسکٹ بال گراؤنڈ 2002ء میں اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر ہوا۔ ویلفیئر سپورٹس فنڈ سے باسکٹ بال پول، سیمینٹ اور باسکٹ بال خریدنے پر مبلغ 14230 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔
(2) سال 2002ء اور 2003ء میں محکمہ پولیس لوئر کوترقیاتی مد میں کوئی فنڈ نہیں دیا گیا ہے اور نہ خرچ ہوا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان : د دی سوال د جواب نہ جی مطمئن یم۔

جناب سپیکر : مہربانی۔ نیکسٹ کو لکچن نمبر 305، اکرام اللہ شاہد صاحب۔ Not present۔

جناب پیر محمد خان : سپیکر صاحب، درپردہ پہ دغہ کبھی لاء منسٹر خہ چل کرے دے۔

جناب عبدالاکبر خان : جناب کوئی ڈیل تو نہیں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر : خہ ؟

جناب عبدالاکبر خان : کوئی ڈیل تو نہیں ہوئی ہے؟

جناب پیر محمد خان : خلق ئے ہول غیر حاضر کرے دے ، د دہ خلاف مونبرہ استحقاق راو رو کہ دے دالوبہ کوی ہول ئے غیر حاضر کھی دی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی : مسٹر سپیکر سر! عبدالاکبر خان کہہ رہے ہیں کہ * + + + تو نہیں ہوئی ہے تو ان کو پوری طرح پتہ ہے۔

جناب سپیکر : میرے خیال میں یہ پارلیمانی الفاظ نہیں ہیں یہ حذف کئے جاتے ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی : ہاں جی حذف ضرور کریں لیکن ساتھ میں میری گزارش یہ ہے کہ * + + + ہو رہی ہیں۔

وزیر قانون : رفعت صاحبہ کا مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر : کو لکچن نمبر 334، م قاضی محمد اسد صاحب۔

* 334 _ قاضی محمد اسد خان : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر ضلع میں آبادی کے تناسب سے پولیس نفری مہیا کرتی ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہری پور میں آبادی کے تناسب سے پولیس نفری بہت کم ہے،

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) صوبہ بھر میں ضلع کی سطح پر پولیس کی نفری کی تفصیل فراہم کی جائے،

(2) حکومت ہری پور میں پولیس کی کمی کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): پولیس رولز 1934 باب نمبر 2 پولیس نفری مقرر کرنے کے متعلق فارمولا وضع کرتا ہے جسکے مطابق واج اینڈ وارڈ کی نفری آبادی کے تناسب سے جبکہ تفتیشی عملہ کی تقرری

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

تقرری جرائم کی حجم کے تناسب سے کی جانی چاہیئے۔

(ب) جی ہاں، مندرجہ ذیل تجزیاتی خاکہ ظاہر کرتا ہے کہ ضلع ہری پور کو نفری پولیس سٹیشن کی تعداد اور آبادی و جرائم کے حجم کے تناسب سے مہیا نہیں کی گئی ہے۔

(ج) (1)

اضلاع	آبادی	تعداد تھانہ جات	جرائم سال	تعداد نفری
ہری پور	7,014,69+100000(A.R)	8	3415	529
چترال	3,18,639	9	1150	934
صوابی	10,26,804	8	4123	953
کوہاٹ	5,62,644	8	3862	1302
نوشہرہ	8,74,373	8	4901	1219
بنوں	6,77,346	12	3870	1410
لیٹ آباد	8,75,157	12	3332	1344

(2) صوبہ بھر میں ضلع کی سطح پر پولیس کی نفری کی تفصیل منسلک ہے۔ اس میں واچ اینڈ وارڈ اور تفتیشی عملہ دونوں شامل ہیں۔ صوبائی حکومت بہتر طور پر جواب دے سکتی ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی

قاضی محمد اسد خان: شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں قاضی محمد اسد خان صاحب پر دم نہیں چلائے۔

قاضی محمد اسد خان: یہ کون سے "دم" کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ بہر حال ملک صاحب کا اپنا طریقہ واردات ہوتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پھر آپ نے میری بات مان لی۔

(تہقہ)

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! یہ جو۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پہلے سیشن میں یہ سوال آیا تھا۔

قاضی محمد اسد خان: جی ہاں لیکن اب اس کی کچھ Detail آگئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ذرا اس کو آپ اگر غور سے دیکھیں تو ہری پور کی آبادی اور کوہاٹ، نوشہرہ، بنوں اور ایبٹ آباد تقریباً برابر ہیں لیکن ہری پور کی تعداد نفری جو ہے وہ 529 ہے باقی کسی کی 1300 ہے، 1200 ہے اور 1400 ہے پھر 1350 ہے، تو خاص ہری پور جو کہ میں سمجھتا ہوں، ہزارہ ڈویژن کا ایک گیٹ وے ہے اور ٹورسٹ کے لئے صوبہ سرحد کے حوالے سے بڑی ایک اہم جگہ ہے، تو یہاں پر اگر لاء اینڈ کوہم کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس نفری کم ہے تو چونکہ سینئر منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں، اپنی پہلی Speech میں وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ مختلف اضلاع میں پولیس کی نفری کم ہے لیکن جو کم نفری ہے، وہ زیادہ Efficient طریقے سے کام کرے لیکن جہاں پر Demand آپ کی ڈیڑھ ہزار نفری کی ہو اور آپ کے پاس صرف پانچ سو ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنے Efficiency نہیں دکھا سکتے۔ لہذا چونکہ آخری جو جواب مجھے ملا ہے، اس میں لکھا ہے کہ نفری کی بھرتی کے بارے میں صوبائی حکومت فیصلہ کرے گی، مجھے پتہ ہے فنانس کے مسائل ہیں لیکن کچھ چیزیں زیادہ ضروری ہوتی ہیں، جہاں تک ہو سکے، پینے کے پانی، زراعت اور اس کے بعد لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں پولیس کی نفری کا مسئلہ حل کیا جائے اور ہم یہ نہیں کہہ

رہے ہیں کہ ہمیں ایک دم ہزار کی نفری بھرتی کر کے دیدیں، تین سو، دو سو جو بھی کر سکتے ہیں لیکن میں چاہوں گا کہ اس کا کوئی Solid جواب مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ملے۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: پہلے کبھی جی زما یو ضمنی سوال دے، دادوی چہی دا دغہ جوہر کھے دے لکہ د صوابی آبادی چہی دہ نو دس لاکھ، چھبیس ہزار Something دہ جی اور پہلے کبھی د جرائمو تعداد چہی دے نو خہ چار ہزار، ایک سو تئیس دے، نفری دہ نو سو ترپن۔ بل طرف تہ تاسو او گورئی پہ بنوں کبھی چہ لاکھ، ستر ہزار Something آبادی دہ، تین ہزار، آتھ سو ستر د جرائمو تعداد ئے دے او چودہ سو دس نفری دہ۔ زہ دا وائیم چہی چونکہ کیدے شی چہی دا وزیر اعلیٰ صاحب د بنوں دے نو خہ ئے، دا نفری دغلنہ سیوا کھے وی دا دومرہ زیات فرق چہی دے نو دا ولے دے جی؟

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: قاضی اسد صاحب کی یہ بات تو پہلے سیشن میں بھی ہو چکی ہے لیکن اب اس کی یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ قاضی محمد اسد صاحب کا ایک اور موقف ہے، یہ کالم نمبر 4 میں جو لکھا گیا ہے

کہ یہ آبادی کے تناسب سے آپ دے رہے ہیں یا کرائمز کے تناسب سے دیں گے؟ یہ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر قانون: جی یہ دونوں پر منحصر ہوتا ہے، آبادی پر بھی اور کرائمز پر بھی۔ جس طرح یہ بنوں کو Quote

کر رہے ہیں جی کہ وہاں تیرہ سو نفری ہے اور یہاں پر پانچ سو چھ سو نفری ہے، چودہ سو، تو بنوں ایسا علاقہ ہے

کہ جس کے ساتھ علاقہ غیر بھی ملتا ہے اور وہاں پر کرائمز بھی زیادہ ہیں اور اپنے جو Settled کے

Problems ہیں، وہ تو ہیں لیکن آگے پیچھے سارا، لیکن اس گورنمنٹ نے بنوں میں پانچ بندے بھی زیادہ

نہیں کئے، جی یہ پہلے سے چلے آ رہے ہیں۔ اس گورنمنٹ نے بنوں کو پانچ پولیس آفیسر بھی نہیں دیئے ہیں۔

یہ پہلے سے آ رہے ہیں۔ اسی طرح ہری پور میں جس طرح نفری کم ہے اور انہوں نے اپنے علاقے کو کنٹرول

رکھا ہوا ہے، ہم اس کو Appreciate بھی کرتے ہیں اور میں بھی اور قاضی صاحب نے خود بھی تسلیم کیا

کہ صوبے کو فنانس کے Problems ہیں۔ جب تک یہ Problems رہیں گے اسی طرح ہماری یہ نفری،

ہم کوشش کرتے ہیں سال بہ سال نفری بڑھاتے ہیں لیکن ایک دم ایسا نہیں کر سکتے جس سے کہ ہمارا یہ عام

سسٹم بیٹھ جائے تو قاضی صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ Gradually ان شاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا، آپ کی نفی زیادہ ہوتی رہے گی۔

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: میں کافی مطمئن تو نہیں ہوں لیکن کچھ مطمئن اس لئے ہوں کہ بہانہ فنانس کا کر دیا۔ ساتھ میں فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں تو چاہتا تھا کہ ان کی طرف سے ہمیں کوئی بہتر قسم کا جواب مل جاتا۔

جناب سپیکر: جناب مختیار علی صاحب۔

جناب مختیار علی: زہ دا وائٹم جی چہی خننگہ دوئی دا او وئیل چہی دا د مخکبہی نہ دغسہی دی کنہ، نوزہ دا وایم چہی دا حکومت دا ارادہ لری چہی دا دغہ بہ دوئی اوس تھیک کری، دا فرق چہی کوم پہ ایبت آباد کبہی ہم دے، دغسہی د جرائمو دا Ratio چہی کومہ دہ۔

Mr. Speaker: Malik Sahib! Are you ready for equitable and justified distribution?

دوئی دا سوال کوی۔

وزیر قانون: دے خو د جی پہ دہی مطمئن اوسی چہی مونہ بہ دا لکہ قاضی اسد صاحب تہ چہی ما او وئیل، زمونہ کوشش دے چہی پہ ہرہ ضلعے کبہی د کرائمز او د آبادی پہ تناسب کب نور نہ وی چہی لہ برابر والے خو سرہ واخلی کنہ۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: منسٹر صاحب خو خبرہ او کپہ چہی بنوں سرہ ترائیبل علاقہ دہ او ہلتہ کبہی پرا بلمز وی، پہ دہی وجہ بانڈی ہلتہ کبہی جرائم یر کپری نو مونہ کسان ہلتہ کبہی زیات ساتلی دی خو تاسو دہی Question پہ Answer کبہی دا او گورٹی، پہ بنوں کبہی 3870 کرائمز شوہی دی او پہ صوابی کبہی 4123 شوہی دی، دا Difference پہ کرائمز کبہی ہم ہلتہ زیات دے او بل دا دے، ایبت آباد او گورٹی، آتہ لاکھ آبادی دہ، ہلتہ کبہی 3332 جرائم شوہی دی، ہلتہ کبہی 1344 کانستیبیل دی، Strength دے د پولیس، نو دا خو Contradiction

دے۔ بل پکار دا ده چي حکومت د دا Uniformity اوکري چرته کينبي چي زيات کرائمز کيري، چرته پاپوليشن زيات دے، پکار دا ده چي هلته کينبي د هغه زيات وي۔ دا کيدې شي چي د هغي علاقے د خلقو داسي حالات وي چي هلته کينبي ئے Appointment زيات کړي وي خو دا ظلم باقی علاقوں سره ډير زياتے دے۔ پکار ده چي چرته کرائمز زيات دي، هلته کينبي د کانسټيبلز فورس هم زيات وي چي کرائمز کم شي۔ پاپوليشن هم زيات دے، کرائمز هم صوابي کينبي زيات دي او د هغي باوجود د هغه ځائے هغه کم دي، دوئي به دا وائي چي دا Previous حکومت کړي دي، Previous حکومت چي هر يو کار کوي، Present حکومت د هغي ذمه وار دے۔ د هغي Rectification پکار دے چي او کړي۔ دا د راته او وائي چي دا Uniformity به کوي او انصاف به کيري دے خلقو سره که نه؟ زه دا تپوس کوم۔

جناب سپيکر : مولانا فضل علي صاحب۔

مولانا فضل علي (وزير تعليم) : سپيکر صاحب ماته اجازت دے۔

جناب سپيکر : آپ بهي کچه، سپليمنٽري کولسجن هے آپ کا؟

وزير تعليم : دے سلسله کينبي دے۔

جناب سپيکر : سپليمنٽري سوال د دي۔

وزير تعليم : سپليمنٽري سوال دے په دي سلسله کينبي د مختيار علي خان د خبري دغه کوم، زه هم د صوابي يم، مونږ خو خپل حکومت کينبي به کوشش کوؤ چي نفري سيوا کړو خو دا به بنه نه وه چي مختيار علي خان د په خپل دور کينبي د صوابي لږ فکر کړے وے۔

(تالیاں)

جناب بشير احمد بلور : ايټ آباد کينبي هم دغه شان شوي دي خو هغه داسي چي لکه دا کوم خلق زيات Important دي، نو هغه داسي چي دوئي چي انصاف شوې وے نو اوس د انصاف او شي۔ مخکينبي نه دے شوې، اوس د انصاف او شي۔

جناب سپيکر : ملک ظفر اعظم صاحب!

(شور)

وزیر قانون : دا جی درولز خلاف ورزی کوی۔

Mr. Speaker: Please order, please order.

وزیر قانون : د چیئر عزت کول پکار دی۔

جناب سپیکر : جی ملک ظفر اعظم صاحب، Order please

وزیر قانون : زہ مختیار علی صاحب تہ دا یقین دہانی ورکوم چچی کہ دوئی زیاتے کھے دے خودا گورنمنٹ بہ زیاتے نہ کوی ان شاء اللہ او د آبادی سرہ او د کرائمز ریٹ سرہ بہ دغہ ورکوؤ۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ کونسن نمبر 336، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 336 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2001-2002 کے دوران دیر اپر پوسٹ کی فصل تلف کرنے کے لئے محکمہ پولیس دیر لوئر کے سپاہیوں کی خدمات حاصل کی گئی تھیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسپیشل ڈیوٹی کے عوض سپاہیوں کو یومیہ کچھ رقم دینے کے لئے محکمہ پولیس ضلع دیر لوئر کی ادائیگی کی گئی ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2001-2002 کے دوران مذکورہ کل کتنی رقم کی ادائیگی محکمہ کو کی گئی ہے اور یہ رقم جن سپاہیوں میں تقسیم کی گئی ہے، ان کے نام بمعہ نمبر تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں دیر لوئر کے سپاہی پوسٹ کی فصل تلف کرنے کے لئے اپر دیر میں تعینات کئے گئے تھے۔

(ب) ضلع دیر لوئر کو اس سلسلہ میں کوئی فنڈ یا رقم نہیں دی گئی تھی البتہ ضلع مذکورہ کے ضلعی ٹی اے فنڈ سے ان سپاہیوں کو کچھ رقم ادا کی گئی تھی۔

(ج) ضلع کے اپنے ٹی اے سے 182 پولیس ملازمین کو ادائیگی کی گئی جن کے کانسٹیبلری نمبر اور رقم کی تفصیل لف ہے۔ تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب سوال نمبر 336 الف، ب، ج۔ د دے "ب" پہ جواب کبھی نئی وائیلی دی چھی دوئی تہ خہ مخصوص فنڈز یا رقم مونبرہ نہ دے ورکریے خودا د ضلع دیر لوئر نہ بہ دا سپاہیان تلل بر دیر تہ د Poppy Destruction د پارہ او ہغوہی تہ بہ جی دی پی نہ بہ خہ فنڈز ملاویدل خودا خبرہ خو پہ خپل خائے دہ چھی دوئی وائی چھی خہ ورتہ نہ دی ملاؤ شوہی، دا بہ زہ د کوم خائے نہ دا ثبوت راوہم خوزہ دا وائم چھی دا کوم دوئی راسرہ منلے دہ چھی مونبرہ دوئی تہ، دے 182 سپاہیانو تہ T.A پہ دغہ کبھی دوہ لاکھ روپئی ورکری دی، نو دیکبھی بنہ تفصیل دلته موجود پروت دے۔ دیو یو سپاہی نوئے لیکلے دے، پندرہ پندرہ سو روپئی، بارہ بار سو روپئی وائی چھی دا ورتہ مونبرہ T.A ورکری دہ خوزہ پہ یقین سرہ وائم پہ دے خائے بانڈی چھی یو سپاہی تہ یوہ پیسہ ہم نہ دہ ملاؤ۔ یو سپاہی تب یوہ پیسہ نہ دہ ملاؤ۔ بل طرفتہ مونبرہ دا وائیو چھی یرہ مونبرہ د پولیس نہ گلہ کوؤ چھی دوئی رشوت اخلی او دا کار کوی او زہ وایم چھی د ہغوی کوم جائز حق دے نو ہغی ورتہ ہم مونبرہ نہ ورکوؤ نو بیا د ہغوہی نہ بہ مونبرہ دیوتی خنگہ واخلو او ترے خنگہ کوؤ؟ پکار دا دہ چھی دا مونبرہ یقینی کر و چھی کوم T.A کہ د دوئی ہلتہ جوہ شوہی دے، چھی دا کوم دوئی تفصیل راکریے دے چھی دا ورتہ ہم ورکریے شہی او باقی صوبہ کبھی ہم د دوئی T.A حق کیری پکار دہ چھی ہغی ورتہ ورکول یقینی شی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): جناب سپیکر صاحب! ڈاکٹر ذاکر اللہ نے پولیس کے جس مسئلے کے بارے میں بات کی ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو جواب آیا ہے کہ ان کا معاوضہ ان کو ملا ہے لیکن یہ جس طرح فرما رہے ہیں کہ ان کے پاس ثبوت ہے اور کسی کو بھی معاوضہ نہیں ملا ہے، لہذا ہم اس واقعے کی تحقیقات کا حکم دیتے ہیں اور ان شاء اللہ اس کی تحقیقات کرائیں گے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کونسنجین نمبر 374، قاری محمد عبداللہ صاحب۔

* 374 _ قاری محمد عبداللہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 43، ہنگو (11) خصوصاً ٹل اور دوآبہ وزیرستان کرم اور اورکزئی ایجنسی کے قریب واقع ہیں جہاں سے گزشتہ چار ماہ کے عرصے میں قریباً ایک درجن شریف شہریوں کو اغواء کیا گیا ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹل شہر میں سپین ٹل مندوری، طور غر اور جہاز گراؤنڈ یلو سین میں مزید منظم پولیس چوکیاں یا یووی فورس تعینات کرنے کی ضرورت ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ دوآبہ میں طورہ وڑی روڈ اور کربوغہ روڈ پر پولیس یا یووی کی نفری تعینات کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ طورہ وڑی خریدار خیل قوم کرم ایجنسی کے بالکل قریب واقع ہونے کے باعث نہایت احساس گردانا جاتا ہے؟

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ماموں خوڑہ چوکی کو مستقل تھانہ بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں پورے ضلع میں صرف تین تھانے موجود ہونے کے باوجود امن وامان پر قابو نہیں پایا جاسکتا ہے؟

(د) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت حلقہ پی ایف 43، ہنگو 11 میں ماموں خوڑہ کے مقام پر ایک تھانہ اور ٹل کے گرد و نواح میں چار عدد پولیس چوکیاں قائم کرنے اور پورے ڈسٹرکٹ کی سطح پر 200 پولیس نفری تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ ٹل اور دوآبہ وزیرستان کرم اور اورکزئی ایجنسی کے ساتھ قریب واقع ہیں لیکن اس بات میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ گزشتہ چار مہینوں میں درجنوں افراد اغواء کئے گئے ہیں،

(ب) جی ہاں اشد ضرورت ہے۔

(ج) صحیح۔ یہ ضلع علاقہ غیر اور خود ساختہ علاقہ غیر کے ساتھ قریب واقع ہے اور ہر وقت فرقہ وارانہ تعصب کے لپیٹ میں ہوتا ہے۔ پولیس نفری کی موجودہ تعداد ناکافی ہے اور نفری کی تعداد میں مرحلہ وار اضافہ ہو رہا ہے جس سے صورت حال میں نمایاں تبدیلی آجائے گی۔ اس کے علاوہ قبائل اور شہری علاقوں میں امن وامان کی صورت حال پر قابو کرنے کے لئے جو کوششیں ہوتی ہیں، ان میں رابطے کا فقدان ہے

اس لئے یہ ضروری ہے کہ ایک کو آرڈینیشن دفتر کھولا جائے جو کہ ان دونوں علاقوں میں امن وامان پر ہونے والے کاموں میں رابطے کا کردار ادا کرے۔

(د) ماموں خورہ پولیس چوکی تھانہ دوآبہ اور ٹل کے وسط میں واقع ہے۔ اگر اس کو تھانہ کا درجہ دیا جائے تو اس سے جرائم میں کافی کمی واقع ہوگی۔ نیز تھانہ دوآبہ کی کارکردگی پر مثبت اثر مرتب ہوگا۔

(ه) جرائم پر قابو پانے کے لئے نفری کی تعداد میں اضافہ اور موجودہ نفری کی مستعدی اور ٹیکنیکی مہارت معاون ثابت ہوگی، جس کے لئے حکومت اپنے وسائل کی مناسبت سے اقدامات کر رہی ہے۔

قاری محمد عبداللہ: شکریہ، جناب۔ سوال نمبر 374 کے جزو (الف) کے جواب میں یہ جو کہا گیا ہے کہ " لیکن اس بات میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ گزشتہ چار مہینوں میں درجنوں افراد اغوا کئے گئے ہیں۔" اس بات کی تفصیل میں تو میں جانا نہیں چاہوں گا اور نہ ہی الجھنے کی کوشش کروں گا لیکن اتنی بات ضرور کروں گا کہ یہ جملہ صحیح نہیں ہے اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے، درست نہیں ہے۔ میری انفارمیشن کے مطابق وہاں پر اس قسم کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ دوسرا ضمنی کونسلر میرا یہ ہے کہ (ج) کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ " اس لئے یہ ضروری ہے کہ کو آرڈینیشن دفتر کھولا جائے کہ جو ان دونوں علاقوں میں امن وامان پر ہونے والے کاموں میں رابطے کا کردار ادا کرے " تو میری گزارش یہ ہے کہ کو آرڈی نیشن دفتر کون کھولے گا؟ بہتر یہ ہے کہ جب ہماری حکومت اس کو ضروری سمجھتی ہے تو وہ اس کے کھولنے کے بارے میں بھی اس وقت باقاعدہ احکامات جاری کرے۔ (ه) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ " حکومت اپنے وسائل کی مناسبت سے اقدامات کر رہی ہے، تو میرا کونسلر یہ ہے کہ ٹھیک ہے اگر فی الحال فنانس میں پیسوں کی کمی ہے، پہلے تو نہیں ہونی چاہیے اس لئے کہ امن وامان کا مسئلہ ہماری گورنمنٹ کا ایک ترجیحی مسئلہ ہے۔ جب تعلیم اور امن ترجیحی مسائل ہیں تو اس کے لئے سیریس ہونا چاہئے لیکن پھر بھی اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو میرا مشورہ ہے کہ ہمارے وہاں ایف سی ملیشیا جو سپین ٹل کے مقام پر اسی طرح نوے ڈھنڈ کے مقام پر اپنے مراکز میں ہیڈ کوارٹرز میں فالتو اور فارغ بیٹھے ہوئے ہیں ان کو وہاں سے ڈسٹرکٹ ہنگو منتقل کر دیا جائے۔ وہاں تین تھانے ہیں تو تین تھانوں میں پولیس کی نفری ٹول نفری سو بھی نہیں ہے۔ ہمارے اپنے تھانے میں پولیس کی بہتر نفری ہونی چاہیے جبکہ وہاں پر اس وقت صرف تیس آدمی ہیں۔ تو

امن وامان کا مسئلہ بھی سیریس ہے۔ ٹرانسپیرینس کے ساتھ وہ علاقہ باقاعدہ ملحق ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش اور درخواست یہ ہے کہ ایف سی ملیشیاء جو کہ بالکل فارغ ہے وہاں پر سپین ٹل کے مقام پر اور نوے ڈھنڈ کے مقام پر تو انہیں باقاعدہ تھانوں میں تعینات کر دیا جائے تاکہ امن وامان کے مسئلے پر قابو پایا جاسکے۔ یہ تین ضمنی کوششیں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں باقاعدہ تعاون فرمائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! قاری عبداللہ صاحب نے جو ضمنی سوالات کئے ہیں، وہ بھی کسی حد تک درست ہیں۔ ایک اغواء وہ ہوتا ہے جس کی ایف آئی آر درج ہوتی ہے اور بعض اغواء یا وارداتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی تو اس وجہ سے اس میں کچھ تضاد ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ درجنوں اغواء ہوئے ہیں اور جواب ہے کہ اتنے زیادہ نہیں ہیں، ہوئے ہیں لیکن اتنے زیادہ نہیں ہوئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بعض وارداتیں ہو جاتی ہیں اور ان کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی اور جب درج نہیں ہوتی تو اس کو ریکارڈ پر لانا تھوڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ یقیناً ان کی بات میں صداقت ہوگی۔ اسی طرح جوان علاقہ ہے، اس میں کچھ خود ساختہ علاقہ غیر ہے اور کچھ واقعی علاقہ غیر ہے اور اکثر ہمارا یہ ڈسٹرکٹ ہنگو فسادات کی لپیٹ میں ہوتا ہے اور نفری اس لحاظ سے واقعی بہت ہی کم ہے۔ مگر ملیشیاء کے متعلق ان کو بخوبی علم ہے کہ وہ ایک مرکزی سبجیکٹ ہے بلکہ اگر صوبائی حکومت کی درخواست پر وہ تعاون کے لئے آمادہ ہوتے ہیں تو مجھے یقین ہے سینئر منسٹر صاحب بھی یہاں موجود ہیں تو موجودہ حکومت اس کا سدباب کرنے کے لئے اگر وہاں ملیشیاء واقعی نزدیکی اپنے سٹیشنوں میں ہے، اگر ہمارے سینئر منسٹر اور چیف منسٹر ان سے تعاون کی درخواست کر لیں تو یہ پرالیم کچھ نہ کچھ حل ہو سکتا ہے۔ تو میں قاری صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب اور سینئر منسٹر صاحب ان کے ساتھ یہ معاملہ اٹھائیں گے اور ان شاء اللہ کچھ حل نکالیں گے۔

قاری محمد عبداللہ: شکریہ۔ بس اتنی سی بات ہے کہ کمانڈنٹ جو ایف سی فورس کے ہیں، ان سے اگر بات کی جائے ایک دو دن میں تو یہ مسئلہ بہت ہی آسان ہے، وہ آسانی سے آمادہ ہو جائیں گے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

165_ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ پولیس میں افراد بھرتی کئے گئے ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی میں دوسرے اضلاع کے افراد بھی شامل ہیں؟

(ج) اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بھرتی شدہ افراد کی کل تعداد اور مکمل

کوائف مہیا کئے جائیں؟ نیز مذکورہ بھرتی میں دوسرے اضلاع کے افراد کیوں شامل کئے گئے ہیں؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) : (ا) یہ درست ہے کہ سال 2001 سے ضلع ہنگو میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کام شروع کیا

(ب) غلط ہے پہلے مرحلے میں 14 افراد کو بھرتی کیا گیا ہے جبکہ 5 کنسٹیبلان FRP سے تبدیل ہوئے ہیں اور بعد 50 افراد ضلع ہنگو سے بھرتی ہوئے ہیں۔

(ج) تمام افراد ضلع ہنگو سے بھرتی ہوئے ہیں فہرست بمعہ ولدیت، سکونت ہمراہ لف ہے۔ نام جو بھرتی کئے گئے ہیں۔

1- عطا محمد ولد دیدان گل سکنہ دربند۔

2- محمد طاہر ولد پوشیر سکنہ شیونخیل

3- فضل الرحمن ولد محمد امین سکنہ خرشہ بندہ

4- محمد طاہر ولد امین علی سکنہ ڈولی نخیل

5- نعیم علی ولد سلیمان علی سکنہ ابراہیم زئی

6- غلام غفران ولد غلام نبی سکنہ خرشہ بند

7- عادل حسین ولد خادم حسین سکنہ میاں خیل پاڑہ چنار

8- سید مسرت حسین ولد سید غلام شاہ سکنہ ابراہیم زئی

9- تنویر حسین ولد واجد علی سکنہ ابراہیم زئی

10- مجاہد علی ولد مردان علی سکنہ لودی خیل

- 11- فضل واحد ولد فضل منان سکنہ ناریاب
 - 12- شہاب خان ولد محبت خان سکنہ دالان
 - 13- ظہور خان ولد فضل خان سکنہ لختی بانڈہ
 - 14- زردالا ولد اربان خان سکنہ شیوہ خیل
- پانچ کنسٹیبلان جو FRP سے تبدیل ہوئے ہیں

1- غیور علی نمبر 330

2- اضعر حسین نمبر 331

3- سلیم خان نمبر 329

4- عطا محمد نمبر 313

5- ہاشم خان نمبر 138

نوٹ: اب تک ضلع ہنگو میں ٹوٹل 64 کنسٹیبلان بھرتی ہوئے ہیں۔

نام جو بھرتی کئے گئے ہیں

- 1- عید منور ولد گل صاحب خان سکنہ دالان ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (2) انچ)
- 2- طاہر حسین ولد عبد قادر سکنہ لختی بانڈہ، ہنگو
- 3- سیف اللہ ولد لال شاہ سکنہ دالان پولیس اسٹیشن تل ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (1) انچ)
- 4- حسین محمد ولد وزیر خان سکنہ در بند ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (2) انچ)
- 5- تصور علی ولد اقرار علی سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو
- 6- تجل حسین ولد منظور حسین سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو (معافی کی قد (1) انچ)
- 7- عبدالرحیم ولد شراب دین سکنہ دالان پولیس اسٹیشن ٹل ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (2) انچ)
- 8- شکیل اسلم ولد بادشاہ خان سکنہ دالان پولیس اسٹیشن تل ضلع ہنگو
- 9- مدثر علی ولد نقاب علی سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو (معافی کی قد (1) انچ)
- 10- تصور حسین ولد محمد غلام سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (1) انچ)

- 11- شکور احمد ولد انجیر گل سکنہ بکتو ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (1) انچ)
- 12- نسیم عباس ولد محمد علی سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (1) انچ)
- 13- اسد اللہ ولد نواب علی سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو (معافی کی قد (1) انچ)
- 14- ذیشان حیدر ولد نصیب علی سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو۔
- 15- سید انور سعادت ولد پیر مقدر شاہ سکنہ ضلع ہنگو
- 16- آصف رضا ولد محبوب علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو
- 17- وسیم عباس ولد خورشید علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو
- 18- سید رحمان ولد سرور دین سکنہ دالان پولیس اسٹیشن ٹل ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (2) انچ)
کنڈونیشن قدر (1) انچ)
- 19- محمد الیاس ولد غلام مہدی سکنہ بابر میلہ ضلع ہنگو
- 20- خورشید احمد ولد نور احمد سکنہ درشمنڈ ضلع ہنگو (معافی کی قد (2) انچ)
- 21- شاہد اسلام ولد سید اسلام سکنہ میر و بیک ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (2) انچ (معافی کی قد (1) انچ)
- 22- رفیع اللہ ولد جنت گل سکنہ گھڑی بازار ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (1) انچ)
- 23- ایاز علی ولد جعفر علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو۔
- 24- واجد علی ولد شوکت علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو
- 25- ماجد غوص اعظم ولد عبدالقہار سکنہ دالان پولیس اسٹیشن ٹل ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (2) انچ)
معافی کی قد (1) انچ۔
- 26- نسیم عباس ولد غلام عباس سکنہ رساں ضلع ہنگو (معافی کی چھاتی (1) انچ)
- 27- آصف خان ولد منصف خان سکنہ بکتو ضلع ہنگو
- 28- احسان اللہ ولد امان اللہ سکنہ مردہ خیل بانڈہ ضلع ہنگو
- 29- نسیم عباس ولد مبین علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو
- 30- شیرادہ غلام ولد حسین غلام سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو

- 31- رشید عمر ولد فقیر محمد سکنہ مستوبانڈہ ضلع ہنگو (معانی کی چھاتی (1) انچ) (معانی کی قد (1) انچ)
- 32- اضغر غلام ولد شبیر غلام سکنہ بابر میلہ ضلع ہنگو
- 33- رضوان احمد ولد سعد اللہ جان سکنہ شانہ داری ضلع ہنگو
- 34- شعبان علی ولد محمد علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو (کی قد (1) انچ)
- 35- دل جان خان ولد زرولی سکنہ دالان پولیس اسٹیشن تل ضلع ہنگو (معانی کی چھاتی (1) انچ) (معانی کی قد (1) انچ)
- 36- بادشاہ حسین ولد پیر متد شاہ سکنہ دوری بندہ سکنہ ضلع ہنگو
- 37- ظفر حیدر ولد علی غلام سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو (معانی کی چھاتی (1) انچ)
- 38- محمد امین ولد باقر علی سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو (معانی کی قد (1) انچ)
- 39- عبد اللہ جان ولد غمین علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ضلع ہنگو (معانی کی چھاتی (1) انچ)
- 40- مطہر اللہ شاہ ولد سمیع اللہ شاہ سکنہ ضلع ہنگو
- 41- ضیاء اللہ ولد محمد اللہ سکنہ بکتو ضلع ہنگو
- 42- ولی مرجان ولد انوار جان سکنہ دالان پولیس اسٹیشن تل ضلع ہنگو
- 43- عاصم رضا ولد شیرد علی سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو (معانی کی چھاتی (1) انچ)
- 44- حمایت علی ولد صمت علی سکنہ حاجی خیل بانڈہ ضلع ہنگو۔
- 45- احسان حیدر ولد غلام صبر سکنہ ابراہیم زئی ضلع ہنگو (معانی کی قد (2) انچ)
- 46- مبارک علی ولد اضغر غلام سکنہ بہادر گھڑی ضلع ہنگو
- 47- شریف گل ولد نامدار خان سکنہ زرگری ضلع ہنگو
- 48- رحمان غلام ولد حمزہ غلام سکنہ پاس کلی ضلع ہنگو (معانی کی چھاتی (1) انچ) (معانی کی قد (1) انچ)
- 49- ذوالفقار علی ولد محمد شفاء سکنہ لودئی خیل ضلع ہنگو (معانی کی قد (1) انچ)
- 50- شوکت خان ولد محمد زرین سکنہ شیوہ خیل ضلع ہنگو (معانی کی قد (1) انچ)۔
- 166 _ مولانا عصمت اللہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں بیس انسپکٹروں کو ڈی ایس پی کے عہدوں پر ترقی دی ہے، (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں 42 آسامیاں ڈی ایس پی کے عہدے کے لئے خالی پڑی تھیں،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایس پی کے عہدوں کے لئے 15 سیٹیں خالی ہیں،

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس سے متعلق چیف ایگزیکٹو آڈر 2002 کے باب 3 فقرہ 3 کے تحت اب محکمہ پولیس میں ڈائریکٹ کانسٹیبل، اے ایس آئی اور اے ایس پی بھرتی ہو سکتے ہیں اور ڈی ایس پی اب ڈائریکٹ بھرتی نہیں ہو سکتے ہیں؟

(1) 37 ڈی ایس پی کی خالی آسامیوں کو کیوں پر نہیں کیا گیا ہے؟

(2) آیا حکومت مذکورہ آسامیوں کو میرٹ اور سینیاریٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ عدل و انصاف کا تقاضہ پورا کیا جائے اور افسران کی حوصلہ افزائی ہو سکے؟

256 _ جناب حیات خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ واڑی سب ڈویژن میں ایک سب جیل موجود ہے؟

(ب) ایسا بھی درست ہے کہ مذکورہ سب جیل کی عمارت کو پولیس سٹیشن کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے

(ج) اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ عمارت کو پولیس سے خالی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (ا) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) سال 1985/86 سے واڑی سب جیل کی عمارت کو بطور پولیس سٹیشن استعمال کیا جا رہا ہے۔

(ج) یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس بلڈنگ کو آج تک بطور سب جیل استعمال نہیں کیا گیا نیز اس کے علاوہ اور کوئی بلڈنگ نہیں ہے جہاں تھانہ منتقل کیا جاسکے۔

268 _ جناب حیات خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ واڑی سب ڈویژن میں ایک پولیس سٹیشن موجود ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس سب جیل واڑی کی بلڈنگ کو پولیس سٹیشن کے طور پر استعمال کر رہی ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت سال 2002-2003 کے دوران واڑی سب ڈویژن میں پولیس کے لئے بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : (الف) ہاں

(ب) ہاں

(ج) نہیں۔

305 _ جناب اکرام اللہ شاہد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2002-2-5 کو پارہوتی مردان میں ڈاکو دگھروں میں داخل ہوا اہل خانہ سے رقم چھین کر فرار ہو گئے ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت تاحال ملزمان کا کھوج لگانے میں ناکام رہی ہے؟

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ملزمان کو گرفتار کرنے اور قرار واقعی سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): مندرجہ اسمبلی سوال کے بارے میں مطلوبہ حقائق درج ذیل ہیں۔

(الف) مورخہ 2002-2-5 کو کسی ایسے مقدمہ کی رپورٹ تھانہ ہوتی میں نہیں ہوئی ہے جس میں نامعلوم مسلح ملزمان نے دو گھروں میں گھس کر اہل خانہ کو لوٹا گیا ہو۔ البتہ مورخہ 2003-2-5 کو مستغیث تازہ گل ولد داد گل ساکن باغ کالونی پارہوتی مردان نے رپورٹ کی کہ شب گزشتہ وہ اپنے اہل و عیال کے گھر میں خوابیدہ تھا کہ بوقت 7.15 بجے صبح وہ شور پر بیدار ہوا تو دیکھا کہ 4 مسلح نامعلوم کسان اس کے کمرہ میں گھس آئے تھے۔ ان ملزمان میں سے ایک ملزم جس کی عمر 24/25 سال تھی۔ پتلے جسم کا تھا جبکہ بقایا 3 ملزمان نے چہرے ڈھانپے ہوئے تھے۔ 2 ملزمان نے اہل خانہ کو یرغمال بنا لیا جبکہ 2 ملزمان نے کمرے کی تلاشی لی۔ مدعی نے مزید بتایا کہ ملزمان کچھ دیر بعد چلے گئے اور جب مستغیث نے اپنی اشیاء کی جانچ پڑتال شروع کی تو اس کو معلوم ہوا کہ ملزمان نے چوڑیاں طلائی وزن 4.5 تولہ، ایک زنجیر طلائی وزنی 2 تولہ۔ ایک جوڑا بالیاں

طلائی وزنی ایک تولہ، 2 جھومروزی ایک تولہ۔ ایک راڈو گھڑی چار عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی 1.5 تولہ۔ ایک پستول 30 بور لائسنسدار۔ ایک عدد کالا کوف لائسنسدار۔ ایک عدد انسٹرا فون موبائل سیٹ اور مبلغ 17000 روپے نقد سرقہ کر کے لے گئے ہیں۔ مستغیث کی اس رپورٹ پر مقدمہ نمبر 158 مورخہ 03-2-5 کو 452/141 S C تھانہ ہوتی میں درج رجسٹر ہو اور مقدمہ کی تعمیل شروع کروں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسی مستغیث نے مورخہ 2002-10-21 کو چوکی پار ہوتی میں رپورٹ درج کی تھی جس میں مستغیث نے نالاش کی کہ اس کے برادران رحمان گل اور وحید گل نے اسے زد و کوب کیا۔ مستغیث نے مزید بتلایا کہ وجہ عدوات تنازعہ خاندان کے مستورات کے طلائی زیورات ہے۔ مستغیث کی رپورٹ روزنامچہ میں نمبر 10-02-21 درج کیا گیا ہے اور مستغیث بغرض طبعی معائنہ ہسپتال بھیج دیا گیا۔ مدعی اور اس کے بھائیوں رحمان گل، وحید گل کے مابین کاروائی انسداد زبردفع 107 عمل میں لائی گئی ہے۔

(ب) ان حقائق کی روشنی میں رحمان گل۔ وحید گل جو کہ مدعی کے برادران ہیں انٹیر و گیٹ کئے گئے مگر انہوں نے وقوعہ سے مکمل لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں ایک مشتبہ نور محمد عرف خیراتی کو بھی گرفتار کر کے انٹیر و گیٹ کیا گیا لیکن اس نے بھی کوئی مفید انکشاف نہیں کیا۔

(ج) مستغیث اپنے ان بھائیوں کے خلاف جس نے اس کو مستورات کے زیورات پر تنازعہ کی وجہ سے زد و کوب کیا تھا دعویٰ جاری نہیں کرنا چاہتا۔ اور نہ کسی دوسرے شخص پر اپنے شک کا اظہار کرتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی مشتبہ اشخاص کو Interrogate کیا گیا اور ملزمان کا سراغ لگانے، مال مسروقہ کی برآمدگی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس مقدمہ کے علاوہ تھانہ ہوتی مردان میں اس نوعیت کا نہ کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے اور نہ ہی کسی نے ایسے مقدمہ کی رپورٹ کی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ! کومو معزز اراکین صوبائی اسمبلی چہ در رخصت د پارہ درخواست ور کمرے دے، دھغوی نومونہ زہ اخلم د ایوان د منظوری د پارہ، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب مولانا عصمت اللہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، مسماة یاسمین پیر محمد خان صاحبہ، ایم

پي اے ، آج ڪے لئے۔ بغرض منظوري دايوان په مخڪبني پيش ڪومه ، دادايوان
رائے ده چي چهتي دور ڪلهے شي ؟
(تحريك منظور ڪي گئي)

جناب سپيڪر: چهتي ور ڪلهے شوہ۔

جناب افتخار احمد خان: عبدالڪبر خان ئے نه مني هغه وائي چي زما پرے اعتراض دهے

ڊاڪٽر محمد سليم: پوائنٽ آف آرڊر! محترم جناب سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: سليم خان ، بس موشن دراروان دهے نو ڪه وخت ضائع ڪوي نو۔

ڊاڪٽر محمد سليم: نه جي دايوه بله خبره ده۔

جناب سپيڪر: نه ، نه بالڪل ايڊجرنمنٽ موشن دهے ستاسو۔

ڊاڪٽر محمد سليم: داهم ضروري ده۔

جناب سپيڪر: پرون پاتے شوپي دهے نوزما په خيال چي داموشن۔۔۔

ڊاڪٽر محمد سليم: هغه دهم راشپي ورپسي۔

جناب سپيڪر: خه جي خه۔

ڊاڪٽر محمد سليم: ڪله ڪله خو لڙه موقع را ڪوئي ڪنه جي۔

جناب سپيڪر: خه جي خه ، ڊاڪٽر محمد سليم خان صاحب۔

رسمي ڪارروائي

ڊاڪٽر محمد سليم: محترم جنا بسپيڪر صاحب! ستاسو ڊيره زياته شڪريه چي تاسو ماله
موقع را ڪره۔ دايوه ڊيره اهمه خبره ده۔ تاسو اوگورئي چي ددي نه مخڪبني
خومره اسمبلي تي ره شوپي دي نو هغه به داوه چي ممبران به لا په خپلو خانيونو
ڪبني ناست وو چي پيسي به ورله راغلي ، دممبرانو به هم لڙه بنه شو چي
خرچي به ورته ملاؤ شوه او دهغي نه پس به چي تي اے دي۔ اے بلز جو ريڊل نو
هغه به هم ڊير زر جو ريڊل۔ دايوه رومي ڪل په دي اسمبلي ڪبني مونڙ راغلي يو ،

د تیرو شیپرو میاشتو داسی ډیر بلونه زمونږه Pending پراته دی زوړ اجلاس تقریباً میاشت او شوه چې ختم شوې دے ، هغه بلونه لا مونږه ته نه دی ملاؤ شوې ۔ دویمه خبره داده چې د گاری د خرچے خبره ده ، د تریول ټی اے خبره ده نو هغه د نن نه شل کاله مخکښې هم دوه روپئی فی کلو میټر وو ، نن هم هغه ریت دے نو که تاسو دا او گوئی نن ډیزل ، مخکښې په نهه روپئی لیټر وو او نن تقریباً شل یویشټ روپئی لیټر دی ۔ نور خرچونه هم سا شوی دی ، سپیټر پارټس هم گران شوې دی نو مونږ ، مرکز هم هر څه Revise کړی دی ، بلوچستان صوبے هم دا هر څه Revise کړی دی ، سندھ صوبے هم دا هر څه Revise کړی دی او پنجاب اسمبلی هم هر څه Revise کړی دی ۔ واحدہ زمونږه دا اسمبلی ده چب دے ۔ Revision نه دے کړے ۔ نوزہ ستاسو خدمت کښې دا عرض کومه چې دا هر څه د Revise کړی او په دې به ممبران هم لږخوشی به شی ، لږپه دلجوئی سره به کار کوی او آخری کښې زه خبر دے شعر ختموم ۔

۔ ہم پر جفا سے ترک وفاقا گمان نہیں

ایک شعر ہے وگرنہ مراد امتحان نہیں

(تالیاں)

سناسو ډیره شکریه ۔

جناب سپیکر : سراج الحق صاحب ، ملک ظفر اعظم صاحب ، د دواړو طرف نه ډسکونه بجاؤ شو ، زما په خپل خیال څه مشکل پکښې نشته خو به حکومت ته صرف ۔۔۔

وزیر قانون : اصل میں سلیم صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات ہوئی، یہ مسئلہ ہم کینٹ میں لائے ہیں اور ان شاء اللہ، ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور بڑی مدت سے اس سے Suffer کر رہے ہیں۔ عبدالاکبر خان صاحب کو میں ایک دن کہہ رہا تھا کہ دو روپے میں صرف ڈیزل کا مسئلہ تو نہیں ، اس میں Maintenance بھی ہے، انجن آئل ہے، سب کچھ اس دو روپے میں آج مناسب نہیں ہے کہ وہ دو روپے رکھے جائیں۔ تو ان شاء اللہ ہم اس میں ترمیم لارہے ہیں اور کینٹ میں میرے خیال میں وہ سمری Move ہو چکی ہے اور بہت جلد ان شاء اللہ ہاؤس میں آجائے گی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: میری ایک ریکوسٹ ہے کہ جس طرح سلیم خان نے بھی کہا، منسٹر صاحب نے بھی کہا، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم اس صوبے کو دوسرے صوبوں سے زیادہ رقم دی جائے لیکن جو پاکستان میں کسی صوبے کا سب سے کم ہو، وہ تو صوبہ سرحد کو دیا جائے۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر) جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایوان کے موڈ کا پتہ چل چکا ہوگا۔

سینئر وزیر: مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض مسائل ایسے ہیں کہ جن پر 100% لوگوں کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے۔ بہر حال ہمیں انکا احساس ہے اور ممبران اسمبلی کو جتنی بھی سہولت و آرام ہم مہیا کر سکتے ہیں کریں گے۔ اس لئے کہ یہ تو اپنی ذات کے لئے نہیں آئے بلکہ قوم کے لئے یہاں آئے ہیں، سوچتے ہیں، فکر کرتے ہیں۔ غور کرتے ہیں، مشورے کرتے ہیں لہذا ان کو ایک مکمل Safe and Sound ماحول مہیا کرنا چاہیے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے علم میں ہے کہ ہم نے ممبران اسمبلی کی رہائش کے لئے جو عظیم الشان منصوبہ بنایا ہے، اس میں ان شاء اللہ اکیلے تو کیا اگر پھر اپنی فیملی کو بھی اپنے ساتھ لانا چاہیں، جس طرح مرکز میں قومی اسمبلی کے ممبران کو یا سینیٹرز کو جو سہولتیں میسر ہیں، اسی ٹائپ کی سہولیات ہم یہاں دینا چاہتے ہیں۔ (تالیاں) میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عبدالماجد خان نے جس طرف اشارہ کیا ہے، ہم نے کینٹ میں اس پر مشورہ بھی کیا ہے۔۔۔۔۔

آوازیں: ڈاکٹر سلیم صاحب۔۔۔۔۔

سینئر وزیر: ڈاکٹر سلیم صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر محمد سلیم خان صاحب نے۔۔۔

سینئر وزیر: ڈاکٹر محمد سلیم خان صاحب، صوابی کے نمائندہ اور انتہائی معزز رکن نے جس طرف اشارہ کیا ہے، تو ہم نے کینٹ میں اس پر مشورہ کیا ہے اور ان شاء اللہ اسے ایک حتمی رائے تک لے جائیں گے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کی تجویز کہ جس صوبے میں سب سے کم ہوں، ہمیں وہ مراعات دے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور : جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان : جناب سپیکر! Salaries and allowances کا جو Act ہے، پاکستان میں جس صوبے کا سب سے کم ہو، وہ صوبہ سرحد کو دیں۔

سینئر وزیر : جناب سپیکر صاحب! In a real بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس میں اضافہ کرنا بھی چاہتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جو ریلیف اگر ہم دے سکیں تو پہلے ہم عام لوگوں کو دے دیں اور بسم اللہ اگر ممبران سے کر لیں تو قوم کو ایک پیغام جائے گا کہ انہوں نے جا کر پہلے اپنے بارے میں بات کی۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے عوام کو اور اس کے ساتھ ساتھ ان کو بھی۔

جناب بشیر احمد بلور : جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور : مخکبنی چی ٹمپورہ سینئر منسٹر صاحب خبرہ اوکڑہ چی ٹمپورہ ڈیر بنکلے یو۔۔۔

جناب سپیکر : جی، پلیز آرڈر۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور : یو ہاسٹیل جو روڈ او ہغی کبنی ڈیر داسی وی چی خلق بہ فیملی ہم راولی او تول Facilities بہ پکبنی وی۔ زما خو خنگہ چی بیا ہغی نہ پس دوئی او وئیل چی مونر پبلک د پارہ ہم داسی کوؤ۔ دوئی خو ہمیشہ دا وائی چی مونر جھونپری کبنی، محلونہ چی دی ہغہ بہ پہ جھونپرو کبنی بلوؤ او جھونپری چی دی ہغہ پہ بہ محلونون کبنی بدلوؤ۔ نو پکار دی چی مخکبنی عوامو د ہاسٹیل جوڑ کری چی ہغی کبنی کوم Poor خلق دی او کوم داسی غریبانان خلق دی چی ہغوئی تہ زیات Facilities ملاؤ شی۔ زما خیال دے ہغہ بہ لڑ، د دوئی خپل د حکومت ہم Point of view دے او مونرہ ہم ورسرہ ودا تعاون کوؤ چی ہریو غریب سرے چی د چا کور نہ وی، ہغہ تہ کور ورکری۔ د چا نوکری نہ وی، ہغہ تہ نوکری ورکری او چا سرہ چی نور Problems وی، ہغہ د حل کری نو مونر دوئی سرہ تعاون کولو لہ تیار یو۔

سینئر وزیر : جناب سپیکر صاحب! اچھی بات پر اختلاف نہیں کرنا چاہئے۔ بلور صاحب نے جو تجویز دی ہے، میرا ان کے ساتھ مکمل اتفاق ہے۔ کل مرکز میں ہمارا اجلاس تھا وزیر اعظم صاحب کے زیر صدارت اور مرکز کا منصوبہ تھا کہ ہم ہر صوبے میں کوئی ماڈل ٹاؤن یا اس طرح کا ماڈل قصبہ بنائیں گے جس میں پوری سہولیات Available ہوں اور ایک نمونہ ہو۔ ہم نے اسی میں تجویز پیش کی کہ ایک قصبہ کو بنانے کی بجائے وہ وسائل ساری آبادی پر تقسیم کر دیں تاکہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصے کا کچھ حصہ مل جائے۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر!

تحریریک التواء

Mr. Speaker: Dr. Muhammad Saleem, MPA, and Mr. Abdul Majid Khan, MPA, to please move their joint adjournment motion No.173 in the House. Dr. Muhammad Saleem MPA, please. Dr. Muhammad Saleem MPA, please.

جناب عبدالماجد: زہ بہ نئے او وایم، دے بہ بیا نورے خبری او کری۔

جناب سپیکر: دغب مطلب دا دے چہ یہ سیریل نمبر خود اسی دی۔

جناب عبدالماجد: خہ جی۔

جناب سپیکر: اوس دا۔۔۔

جناب عبدالماجد: تھیک شوہ جی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم عوامی قومی مسئلہ کو زیر بحث لائے کہ محکمہ صحت ایم بی بی ایس پاس طلبا و طالبات جو پرائیویٹ کالجوں سے پاس شدہ ہیں، کو ہاؤس جاب دینے سے انکار کر رہا ہے جس سے عوام میں، طلبا و طالبات اور ان کے والدین میں سخت بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔"

محترم سپیکر صاحب! دا یوہ ڊیرہ اہمہ خبرہ دہ۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: ہغوی بہ بیا دے نہ پس او وائی کنہ۔ دا یوہ ڊیرہ زیاتہ اہمہ خبرہ دہ۔ ہغہ بلہ ورخے پہ 2 تاریخ باندھی پہ خیبر تیچنگ ہسپتال کنبی انٹرویو وہ، بنہ ڊیر سیتونہ وود ہاؤس جاب د پارہ، ہغی کنبی چہ کلہ ہم د گورنمنٹ کالج

نہ ، خیر میڈیکل کالج نہ ، ایوب میڈیکل کالج نہ او بولان میڈیکل کالج نہ
 ہاؤس جاب د پارہ ڈاکٹران واغستل او کلہ ہم چہی د پرائیویٹ کالجونو ڈاکٹران
 ور دننہ شول نو ہغوی تہ ئے او وئیل چہی مونر تہ وزیر صحت صاحب Clear
 Instructions راے کری دی چہی دغہ خلق مہ اخلئی ، نوزہ یوتپوس کومہ ، دا پہ
 رومبہی خل داسہی نہ دہ ، د دہی نہ مخکبہی دے ڈاکٹرانو ، دے د پرائیویٹ کالج
 ڈاکٹرانو ہاؤس جاب کرمے ہم دے جونیر جاب ئے کرمے دے ، شپہر میاشتی جاب
 ئے کرمے دے ، یوائے پہ دہی صوبہ کبہی نہ ، پہ PIMS کبہی دوئی تہ جاب
 ملاویری ، کراچی کبہی ورتہ ملاویری نو دا پہ دہی صوبہ کبہی زیاتے نہ دے
 ؟ تھیک دہ کہ سیتونہ نہ دے ، میرٹ کبہی نہ راتلہی نو بیا زمونرہ اعتراض نہ وو
 - خو یو د دہی نہ غتہ واقعہ یوہ بلہ اوشوہ او بنہ وہ چہی پرون نہ زما دا
 Adjournment Motion نن نہ شو نو ماتہ نوے معلومات ملاؤ شو - ہیلتھ
 سیکرٹری صاحب یو نوے آرڈر issue کرمے دے ، Telephonic message دے
 چہی دا کوم د بہرنہ ڈاکٹران راغلی دی ، افغانستان نہ ، Russia نہ ، چائنا نہ ،
 انگلینڈ نہ ، د ہغوی انٹرویو پہ 3 تاریخ باندہی او کرائی ، نو کہ تاسو او گورنی نو
 دا پرائیویٹ کالجونو ڈاکٹران ئے پکبہی بالکل بائی پاس کرل حالانکہ طریقہ
 دا وہ چہی اول د گورنمنٹ کالج نہ ، چہی د ہغوی نہ سیتونہ پاتے شہی ، بیا د
 پرائیویٹ کالج نہ ڈاکٹران ہاؤس جاب لہ اخلی او آخری نمبر د Foreign راخی
 - نوزہ او ہسپہم تاسو شریعت نافذ کوئی کنہ نو شریعت کبہی خودا وائی چہی
 یرہ گاوندی در نہ نہر پاتے نہ شی - "اول خویش بعد درویش" گاوندی حق
 زیات جوہری - نو گورہ دا خو مو گاوندیان دی ، پہ دہی ملک کبہی دی کنہ ،
 ولے د دوئی حق نہ جوہری ؟ پہ یو یو ستوڈنٹ باندہی مور او پلار شل پنخویش
 او دیرش لکھہ روپئی لگولی دی نو گورہ مونر خودا ایم ایم اے حکومت نہ دا
 طمع کرلہ چہی یرہ دوئی بہ ورلہ نو کرائی ورکوی - نو نو کرائی خو پریردہ چہی
 ترینگ تہ ئے ہم نہ پریردی - ہغہ یو شاعر وائی:

گل چڑھائیں گے لہر جن سے یہ امید تھی

وہ بھی پتھر رکھ گئے سینے پہ مر جانے کے بعد

وزیر قانون: جناب! سلیم خان خوماتہ گو تہ نیسہی ، ولے ؟

(تہقہ)

ڈاکٹر محمد سلیم: مونبر جی، ہاں جی، زمونبر ہیلنہ منسٹر صاحب ڀیر بنہ نوجوان دے او ڀیر کوآپرتیو دے خو یوہ بد قسمتی دہ مونبر چي کوم سیکرٹری صاحب موندے دے کنہ، نو ڀیر بہ ادب سرہ دا خبرہ کوم چي ہغہ *+++++++ خان کم نہ گنری۔ کلہ چي مونبرہ ہغہ لہ دفتر تہ تلے یو نو ہغہ پہ کرسی کبني برابرہ ناست وی، مونبر تہ ئے چر تہ لاس ہم نہ دے را اوچت کرے او ہسپ داسپ پہ سر اشارہ اوکری، مونبر ورتہ کبني نو۔ زما د دې خبري گواہ دا ماجد خان ہم دے یواځي زہ نہ یم تلې، ما تہ چا وئیل چي تحریک استحقاق پیش کرہ، ما وئیل استحقاقونہ نہ پیش کوم، استحقاق خو پرون منسٹر صاحب وئیلی وو چي د ارباب جہانگیر پہ وخت کبني یو تحریک استحقاق پیش شوے وو نو دې منسٹر صاحب تہ وایم چي ہغہ وخت کبني ځکہ یو تحریک استحقاق پیش کیدو چي ہغہ وخت کبني د ممبر ڀیر قدر وو، د ممبر عزت وو، سیکرٹری بہ ورتہ کرسی کبني اوچت او دریدو (تالیاں) نن زہ یواځے خبرہ نہ کوم زہ خان پہ کمزور و ممبرانو کبني نہ حسابوؤم، زہ ممبر ہم یم خو نور ہم ورسرہ خان دروند حسابوؤم

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

دے ممبرانو بہ پہ ایمانداری تاسو تپوس اوکری چي دوئی کبني د کوم یو استحقاق نہ دے مجروح شوې؟ مجروحہ خو پریردہ چي ہغہ پارہ پارہ دے (تالیاں) نو دا استحقاق مجروحہ کیدل، دا خبري خو ہدو کوؤ نہ۔ خو زہ دے سیکرٹری صاحب بارہ کبني دا خبرہ کومہ وائی:

۔ اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

توہ ئے پہ لاس کبني نشتہ خو گورے قلم ئے شتہ۔ او د دې قلم پہ زور باندي دہ خو معاشی قتلونہ اوکریل چي دے ڀا کتھرانو تہ ہاؤس جاب ملاؤ نہ شې

نو دغه ډاکټران به محروم شی ، د دوئی والدین ته به تکلیف او رسې نو ده په دې طریقہ ډیر زیات خلقو ته نقصان او رسو۔ اول حق د گورنمنټ کالج د ډاکټرانو دے ، بیا په میرټ کبني دا پرائیویټ کالجونه راځی او د دې نه پس کله د بهر ملک نه کوم ډاکټران راځی نو مونږ دا نه وایو چې هغه ډاکټران نه دی ، بالکل ډاکټران دی خو دلته نه به اول د PMDC نه رجسټریشن کوی ، ځان به رجسټر ډکوئی چې او دوئی ډاکټران دی نو د هغې نه پس به د ټاؤس جاب د پاره دوئی Apply کوی۔ سیکرټری صاحب یو بل کمال کړے دے۔ ایک نمبر له خو ئے جاب ورکړو ، گورنمنټ کالج له ئے جاب ورکړو ، اوس ئے یو بل آرډر کړے دے خو ډیر په تندي کبني کړے دے چې په دریم تاریخ انټرویو کبږدئی او د فارن نه چې کوم ډاکټران راځی نو دوئی انټرویو او کړئی او دا د پرائیویټ کالج ډاکټران ئے په مینځ کبني پریبنودل۔ نو که دده ډاکټر کبیر سره وړانه وی ، اے جے خان سره ئے وړانه وی ، نو هغه د د ده وړانه دی۔

جناب سپیکر : مہربانی جی۔ د دې نه مخکبني۔۔۔

مولانا محمد ادریس : ډیره ضروری خبره کوم۔ جناب سپیکر ! دے سره مناسب یوه ضروری خبره ده۔۔۔

جناب سپیکر : ډاکټر صاحب چې کوم الفاظ د سیکرټری صاحب۔۔

مولانا محمد ادریس : جناب د ډاکټر صاحب د خبرې سره ضروری خبره ، یو منټ۔۔۔

جناب سپیکر : لږه زما خبره واوره۔

مولانا محمد ادریس : یو منټ اجازت رالہ را کړه۔ ډیره ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر : زه درکوم ورته ، زما خبره واوره نو۔ ډاکټر صاحب چې خپل تقریر او کړو ، مطلب دا دے وضاحت ئے او کړو خو کومه خبره چې د سیکرټری ہیلتھ او د خدائے په مناسبت سره ئے او کړے هغه زه د اسمبلی د ریکارډ نه حذف کوم۔

ډاکټر محمد سلیم : ختم کړئی جی ، بالکل۔

جناب سپیکر : جناب عبد الماجد خان صاحب۔

(شور)

مولانا محمد ادریس: در حقیقت جی خبره داسی ده دا یو عرض کوم۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: گورہ جی ، ہمیشہ جی پہ میرت باندی ما سرہ د سیکرٹری صاحب کبنی ، ہیلتھ منسٹر صاحب د کبنی ، ماسرہ د خبری او کری۔۔۔

مولانا محمد ادریس: یو منت جی ، مالہ موقع لبرہ را کری۔

ڈاکٹر محمد سلیم: زہ دا خپلی خبری پہ دی شعر ختموم۔

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب۔

مولانا محمد ادریس: یو منت جی ، مالہ یو موقع را کرائی۔ یو منت جی۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تھیک ده ، ڈاکٹر صاحب د سیکرٹری ہیلتھ ملگرتیا وائی چي نہ کوؤ خو هغه الفاظ مناسب نہ وو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نہ جی خیر دے ، ما واپس واغستل ، زہ دغب نہ کومہ۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: یو خبرہ وہ جی۔ دا خما حق دے ، زہ خود اا وایم چي پروس کال خنگہ میرت شوې دی ، هغه بل کال خنگہ میرت شوې دے ، په هغه میرت د دوئی ڈاکتران واخلی۔ اول د گورنمنٹ میڈیکل کالج، د هغې نہ پس د پرائیویٹ میڈیکل کالج او د هغې نہ پس چي پاتے شې نو بہر ملک ڈاکتران د ہم واخلی۔ زمونر خود دوئی نہ ډیره طمع وہ۔

جناب سپیکر: جی، عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: جناب زہ پہ دی سلسلہ کبنی دا گزارش کومہ جی چي دا نوکری غوبنتل نہ دی خو صرف یو تیریننگ دے او ہاؤس جاب دے۔ کہ پہ دی ہم خہ مجبوری وی ، دے کبنی مونرہ خپلی محکمې تہ دا گزارش کوؤ پہ دی کبنی د خہ Relaxation اوشی۔ دریمہ خبرہ جناب عالی ، دا دہ چي خو پورے د بہرنو

ڊاڪٽرو تعلق دے نو کہ چرے تاسو مونڙ ته دوہ ورڃے راڪڙي کنه جي ، دا ٽول ، دا ڄومره ملگري چي دي ، دوئي به مونڙ دايم ڊي ، دهغي نه هم ڄب لوءے لوءے ڊاڪٽري پيدا ڪرو۔ يه تر ڄو پورے دهغي رجسٽريشن نه دے شوڀي ، ديروني ممالڪ د ڊاڪٽرو يا د افغانستان ، نو تر هغي پورے دهغي له د ڊي حق نه ورکوي چي هغوي په هاؤس ڄاب کبني شامل شي جي۔

جناب نادر شاه: دے باره کبني زه يو تجويز پيش کومه جي۔

جناب سپيڪر: آنرئبل منسٽر هيلٿه واورئي نو بيا به تجويز پيش ڪڙي کنه۔ دوي لڙ واورئي۔ جناب عنايت الله صاحب۔

جناب عنايت الله (وزير صحت): بسم الله الرحمن الرحيم۔ زه اول ڄو ڊاڪٽر سليم صاحب جناب ، چي د سيڪريٽري هيلٿه په باره کبني کومه گلہ او شڪوه او ڪره ، د سيڪريٽري هيلٿه دفاع نه کومه خو يقيناً ڊاڪٽر صاحب ته به په ڊي باندي تڪليف رسيدلې وي۔ دهغي ، کيدے شي چي په هغه باندي هم Tension وي۔ بعض وخت کبني په هغه هم ڊيره زياته گنڙه وي ، ڊاڪٽر سليم صاحب ته به ئے پوره توجه نه دي ورکړے۔ خو حقيقت دا دے چي د سيڪريٽري نه مونڙ ته د ممبر عزت ڊير زيات گران دے او دهغي وجب دا وه چي زه پخپله هم د ڊي ڪميونٽي سره تعلق ساتم۔ زه پخپله ستاسو نمائنده يم ، زه د سيڪريٽري هيلٿه نمائنده نه يم ، (تالیاں) او زه په ڊي فلور باندي ڊاڪٽر صاحب ته دا خبره کوم چي ڊاڪٽر صاحب ، ته کله ورڃے د سيڪريٽري هيلٿه دفتر ته راڃے ، نو سيڪريٽري هيلٿه به ستاسره د دروازے نه بهر را اوڃي او گڏ دے ته به د را رسوي او دا به زه Ensure کوم۔

(تالیاں)

که دا خبره ما Ensure نه ڪره نو زه به د ڊي۔۔۔۔

جناب سپيڪر: د تمام معزز و ممبرانو سره۔

وزیر صحت: د ټولو ممبرانو به کوی خو دا مه واحد صرف ده ته ، چې ده دا گلہ او کړه نو Specially مه ده ته او وئیلے - د ټولو ممبرانو عزت به کوی او Specially ده چې راځی نو ده سره به بهر را اوځی -

جناب جمشید خان: د ټولو سیکرټرانو متعلق ده Ensure کوی ؟

جناب سپیکر: ہاں -

جناب جمشید خان: د ټولو سیکرټرانو متعلق ---

جناب سپیکر: نو خیر دا خود ده محکمہ ده ، او ده وئیل ورتہ --

جناب سپیکر: جی ، نور -

وزیر صحت: خه جی ، او کوم حده پورے چې د دې ہاؤس جاب مسئلہ ده نو لکه څنگه چې ډاکټر صاحب پخپله او فرمائیل ، ده کبني مخکبني پالیسی دا وه چې حکومت به مخکبني د پبلک سیکرټر کالجز ډاکټرانو ته ہاؤس جاب ورکړو ، بیا به ئے د پرائیویټ میڈیکل کالجز ډاکټرانو ته ہاؤس جاب ورکړو او بیا چې د فارن نه کوم راغلې وو ، بیا به ئے هغوې ته ورکړو - خو په هغې یو مشکل دا وو چې د فارن نه کوم خلق فارغ شوې وو نو هغه خو څوک د رشیا نه فارغ شوې وو ، څوک د رومانیہ نه فارغ شوې وو او څوک د افغانستان نه - نو د افغانستان حکومت مونږ په دې نه شو مجبورہ کولے چې هغه دغه خلقو ته ہاؤس جاب ورکړی ، د رومانیہ حکومت مونږ په دې نه شو مجبورہ کولے چې ده خلقو ته ہاؤس جاب ورکړی او نه مونږ د رشیا حکومت په دې مجبورہ کولے شو چې ده خلقو ته ہاؤس جاب ورکړی - نو د دې وجه نه حکومت ، او د دې وجه نه به هغه خلق بغیر د ہاؤس جب پاتے کیدل - چې دغه خلق چې کوم د افغانستان نه راغلې ، کوم د رومانیہ نه راغلې دی ، کوم د رشیا نه راغلې دی ، دغه به بغیر د ہاؤس جاب پاتے کیدل - دا یوه خبرہ ، دویمہ دا چې په پرائیویټ سیکرټر کبني چې کوم میڈیکل کالجز وی ، نو د هغوې سره زمونږہ داسې خه بانډ ہم نشته ده چې د دوئی دا چې کوم ډاکټران فارغ کبیری ، دوئی ته به مونږہ په ټیچنگ ہاسپتلز کبني د ہاؤس جاب Facility ورکوؤ بلکه هغوې ترے په لکھونو روپی اخلی او

مونږه ورته ټیچنگ هاسپتلز Provide کړی دی - وومن میډیکل کالج ته ، فرنٹیئر میډیکل کالج ته او دا چې بل یو کوم میډیکل کالج دے ، دے ټولو ته مونږ ټیچنگ هاسپتلز Provide کړی دی ، دوئی ترے په لکھونو روپئی اخلی ، دا د هغوی فرض جوړیږی چې په دې خپلو هاسپتلز کښې هغوی ته د هؤس جاب Provide، Facility کړی او دا د افغانستان دا عبدالماجد خان صاحب او وئیل چې دا ټوله اسمبلی که او غواړې نو دوئی به هم دا ډگریانے حاصلے کړی - نو مونږه داسې نه کوؤ - د هغوی ، د افغانستان نه چې څوک فارغ شې یا څوک د رومانیه نه فارغ شې یا د رشیا نه راشې ، هغوی اول د PDMC امتحان پاس کوی - نو د PDMC امتحان چې پاس کړی نو د هغې نه وروستو هغوی ته دلته هؤس جاب ملاویرې - هغې ډاکترانو ته دلته هؤس جاب ملاویرې چې څوک د PDMC امتحان پاس کړی - لهذا مونږ دا ترتیب د دې وجه نه بدل کړے دے چې دا ډاکتران چې کوم د فارن نه راتلل ، مونږه د هغې ملکونو خلق په دې نه شو مجبور کولے ، د هغې ملکونو ادارے په دې نه شو مجبوره کولے چې هغوی ته هؤس جاب ورکړی - په دې نیت او په دې غرض باندې مونږه دا بدل کړے دے او دوئی مونږه په Priority list کښې پرائیویټ سیکټر والا دریم نمبر ته راوستې دی - او زمونږه سره دویمه مسئله دا ده ، مسئله دا ده چې زمونږه سره ډیر Limited هسپتالونه دی - څلور Teaching Hospitals دی او د PDMC د قانون مطابق په پنځه بیډونو باندې یو هؤس آفیسر وی - په پینځه بیډونو باندې به یو هؤس آفیسر وی نو په دې Limited Seats کښې او په دې Limited هسپتالونو کښې مونږ ته دا ممکنه نه وه چې دا ټول مونږه Adjust کړے وے - او دا یو ترتیب مو ورله جوړ کړو - دا د ہیلتھ ډیپارټمنټ مؤقف دے ما د ایوان په مخکښې کښیښودو -

ډاکټر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب ---

جناب نادر شاه: دے باره کښې زه یوه خبره کوم ---

جناب سپیکر: نادر شاه صاحب ، ډاکټر صاحب تاسو ته بیا موقع درکوم -

جناب نادر شاہ : دے بارہ کنبی زما دا تجویز دے چي دا کوم پرائیویٹ میڈیکل کالجونو کنبی چا سبق وئیلے دے او دوئی تیس تیس لاکھ روپی پہ خیل سبق وئیلو باندی ورکولے شی نو حکومت دپہ دپی باندی ہاؤس جاب دپارہ ہم دو ، تین یا چار لاکھ روپی فیس کیردی ۔ دا بنہ مالدارہ خلق دے چي دوئی بہر پرائیویٹ وئیلے شی ، دلته کنبی چي کوم دے ، دغہ او شی چي حکومت تہ بہ یو Income ہم راخی چي یو پرائیویٹ ادارے تہ دغہ او باسی ، سرکاری دغہ چي دے تین ، چار لاکھ روپی فیس کیردی او دوئی تہ د ہاؤس جاب ورکوی ۔
جناب سپیکر : خہ جی خہ ، ڈاکٹر سلیم ۔

جناب پیر محمد خان : سپیکر صاحب ! خما پکنبی یو تجویز دے دے ۔

جناب سپیکر : ڈاکٹر سلیم صاحب ۔

ڈاکٹر محمد سلیم : خبرہ دا وہ ، زمونہ معزز رکن دا او وئیل چي د ہاؤس جاب دپارہ د پہ دوئی پیسپی کنبخو دے شی ، دا لہرہ وہ چي شل ، دیرش لکھ روپی پہ دپی پلار خرچ کری دی ؟ گورہ دا خود حکومت ذمہ واری وہ چي دے خلقو باندی بہ تعلیم کوی ۔ دے گندھارا میڈیکل کالج کنبی داسی Students شتہ چي ہغوی 860/870 نمبرے اغستی دی ، انتری تیسٹ کنبی پاتے شوپی دی ، خہ نالائقہ خلق ورتہ نہ دی تلی ، دا د ہغوی حق جو رپری چي ہغوی د ہاؤس جاب او کری ۔ چي میرٹ کنبی راغلل ، تھیک دہ کہ میرٹ کنبی رانغلل ، ہاؤس جاب ئے حق نہ جو رپری او چب دا د دریو لکھ روپی خبرہ دوئی کوی نو چي دا پہ میڈیکل کالج کنبی چي دا دوہ دوہ لکھ روپی فیس ورکوی او سیلف فنانس کنبی داخلہ کوی تقریباً خودوئی لہ ہاؤس جاب ورکوی نو دوئی نہ د ہم درے لکھہ اخلی کنہ ۔ خبرہ د حکومت ذمہ واری دا دہ ، دا سروس نہ دے ، تیرینگ دے ، تیرینگ د حکومت ذمہ واری دہ ۔ د منسٹر صاحب دا خبرہ چي پہ پنخہ بیدہ یو ڈاکٹر دے ، پہ پنخہ نہ پہ لس بیدہ دیو ڈاکٹر شی ، کوم یو سیتونہ چي پراتہ وی ، ہغہ خود کم از کم Fill up کری کنہ ۔ ہغہ بلہ ورخ فارمز Fill شوپی وو ، ڈاکٹر ان تول انٹرویو لہ راغلی وو ۔ چي د گورنمنٹ کالج ڈاکٹر ان ئے واغستل ، باقی تہ ئے او وئیل چي خئی خیلہ لا روہئی ۔ تول غریبانان پہ تکلیف شو ۔ پہ رومی وری بہ ئے

ترے فارمز نہ اغستل کنہ۔ داخہ بدہ خبرہ، داسی خاص خبرہ نہ وہ۔ منسیر صاحب د ما سرہ کبنینی، ما سرہ د ہیلتھ سیکرتری صاحب کبنینی، زہ نور نہ Stress کوم۔

جناب سپیکر: آؤ۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دوئی د ما پر کری۔ وائی پر مے کرہ نوخہ مے کرہ۔

جناب سپیکر: عما پہ خیال خبرہ معقول دہ۔

ڈاکٹر محمد سلیم: گورہ کہ PIMS کبنی جاب نہ ورکوی۔۔۔

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: خنگہ ڊاکٹر سلیم صاحب چي او وئیل چي باوجود د دې چي سیتونہ وی او بیا ہم هغوی ته داخلہ نہ ورکوی، هغوی نہ اخلی نو دا ډیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ نہ، هغه وائی مونرہ بہ کبنینو، مطلب دا دے وائی چي شه Stress کومہ نہ۔

مولانا امان اللہ حقانی: یو منٲ جی، عہ لبر وضاحت کومہ۔

جناب سپیکر: او۔

مولانا امان اللہ: خیر دے کہ داسی کیدے شې چي ہاؤس جاب والا ته چي کومے پیسې ورکوی یا تنخواہ ورکوی، هغه د نہ اخلی۔ پہ دې د ورسرہ خبرہ اوشې، خود دے غریبانو لہ د خہ بندوبست او کرے شی۔

جناب شاہ راز خان: یو تجویز پکبنی زما دے جی۔ دا کوم، لکہ ڊاکٹر کبیر صاحب دے یا اے جی خان صاحب دے، دا دوئی چي وائی چي تیس، تیس او بیس بیس لاکھ روپئی اخلی، د دغی خلقو نہ پیسې اخستل پکار دی، د دې د پارہ۔ دا خو دا نادر شاہ صاحب چي کوم تجویز ورکرو، دا خو وائی حافظ یولس ورسے مات کرل نہ شل خود مات کری۔ خلویبنت لکہہ ترے هغوی داغستې، اوس ترے پینخہ لکہہ دوئی واخلی نو دا بنہ خبرہ نہ دہ جی۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت : بسم الله الرحمن الرحيم۔ د ډاکټر سلیم صاحب شکر په ادا کوم چې هغه وائی چې زه په دې باندې زور نه ورکوم او مونږ به کښینو او Amicably به دا مسئله حل کړو او شاه راز خان صاحب چې کوم تجویز پیش کړو او نادر شاه صاحب، مونږ چې دا نوے کومه پالیسی Adopt کړې ده، په دغه کښې هم دغه تجویز دے په د مور او پلار د جیب نه نه، دغه میډیکل کالجز چې کومو میډیکل کالجز کښې د دغه مور او پلار نه په لکھونو روپئی اغستې کیری، دا د هغې میډیکل کالجز ذمه واری وه په حکومت ته Payment کوی او د دې د پاره حکومت دغه ټاؤس جاب، ټاؤس آفیسر چې دی د دغې Payment په نتیجه کښې Adjust کوی۔ دا د ہیلتھ ډیپارټمنټ Proposal هم دغه دے او دغه ئے پالیسی ده۔ خود دې باوجود هم چې ډاکټر سلیم صاحب Stress کوی نه نو زه دے ته تیاریم چې زه او هغه کښینو او د دې مسئله څه حل را اوباسو۔

جناب سپیکر: ډاکټر سلیم صاحب! داسې چل دے جی،۔۔۔۔۔

ډاکټر محمد سلیم : دا تین تاریخ باندې چې کومه انټرویو کیری کنه۔۔۔

جناب نادر شاه: زه جی د دې عنایت صاحب د تجویز حمایت کومه۔

ډاکټر محمد سلیم : په تین تاریخ باندې د Foreigner د پاره دوئی انټرویو ایښو دے دده، دا پرائیویټ کالجز ئے ترے د مینځ نه اوبنکلی دی۔ دا د تین تاریخ دا انټرویو د Postpone کړی چې زمونږ خبرې اوشې نو د هغې نه پس که دوئی انټرویو کوی نو او د کړی۔ چب دوئی وائی چې ډاکټر کبیر سره شل لکھه خرچ کوی نو دے افغانستان کښې پیسې نه خرچ کیری، روس او چین کښې نه خرچ کیری؟ دا روس او چین کښې چې ډاکټرانو خرچ کړی دی، پیسې هلته هم خرچ کیری۔ پیسې په انگلینډ کښې هم خرچ کیری۔ پیسې دلته هم خرچ کیری۔ ټاؤس جاب د هغوی هم حق دے، د دوئی هم حق دے او د ټولو حق دے۔ ټاؤس جاب گورے نو کوی نه ده۔ ټاؤس جاب ټریننگ دے۔ چې تر کومے د ټاؤس جاب ټریننگ چا نه وی حاصل کړے نو هغه ته ډاکټر، ډاکټر نشی وئیلے۔

زه په دې خبره خامخا Stress کوم چې دوئی له د جاب ورکړی او په میرټ د ورکړی چې څنگه پروس کال شوې دی۔ څنگه، زما لور ده

جناب سپیکر: ڊاکٽر صاحب -

ڊاکٽر محمد سلیم: زما لور ده او دے میڈیکل کالج کبني ده او جونیئر جاب ئے کرے دے - دا جونیئر جاب ورله دوئی ولے ورکوؤ؟ هغه وخت کبني به ئے ورته Straight Refusal کرے وو - چي بهئي جاب تا ته نه ملاویری -

جناب سپیکر: ڊاکٽر صاحب! هغوي دغه کوی چي تاسو به کبنيئي، مطلب دا دے او دغه به او کړی -

ڊاکٽر محمد سلیم: د تین تاریخ دا انټرویو د دوئی لږه Postpone کړی - چي په تین تاریخ انټرویو او شپي نو بیا خو خبره ختمه شوه - چي د فارن Students راشپي نو بیا خو زمونږ، د هغوي خو پکبني ځائے نه کيږی -

جناب سپیکر: عنایت الله صاحب! 3 تاریخ باندې وائی انټرویو ده -

جناب سپیکر: داسې چل دے جناب سپیکر صاحب، انټرویو مونږ نه شو Postpone کولے - انټرویو مونږ نه شو Postpone کولے - انټرویو به کيږی - که د هغې نه وروستو مونږ څه نتیجه ته اورسیدو، دا زمونږه اختیار دے څنگه چي زمونږه دا اختیار وو چي پالیسی مونږ بدله کړه، دغب شان زمونږ دا هم اختیار دے چي دغه انټرویو مونږه Null & Void کولے شو او دغه Cancel کولے شو - دا زمونږه اختیار دے - دغه هم کولے شو - ما او دے به کبنينو او دا ما خپل مؤقف د اسمبلی په مخکبني کببخودو - دوئی دا خبره کوی چي څنگه چي تاسو پرائیویټ میڈیکل کالج په دې مجبوره کوی چي پرائیویټ میڈیکل کالج د زمونږه ته Payment کوی، نو دغه شان افغانستان، روس او رومانیه هم تاسو په دې مجبوره کړی - نو دا Possible ده چي زه د افغانستان حکومت یا د Russia حکومت په دې باندې مجبوره کړم چي هغه ماته Payment او کړی دلته او د هغه Payment په بنیاد زه دلته داخل کړم؟ زه وایم دا زمونږه په دې صوبه کبني دی، دا کالجونه دا زمونږ په Jurisdiction کبني دی، پکار ده چي هغوي دا دغه او کړی چي په لکھونو، او زما دا یقین دے په افغانستان کبني دومره پیسې په بچو نه خرچ کيږی، په روس کبني هم دومره نه خرچ کيږی چي څومره پیسې په پیښور کبني په دې پرائیویټ میڈیکل کالج خرچ کيږی، دومره په فارن کبني

نه خرچ کيږي او هغوي چي د دې بچوپه سر باندې خومره پيسې گټي ، يو ماشوم چي Fine کړي ، چي Insignia ئه نه دی لگولے نو پينځه سوه روپي Fine د يو ماشوم نه په دې ميډيکل کالجز کيښي اغستي کيږي او هغه د دوئي خزانے ته ځي ، د دوئي Treasury ته ځي . نو چي دا دومره پيسے د دې ماشومانو په سر اغستي کيږي ، مونږه وايو چي د دغه ميډيکل کالجز ذمه واري ده چي هغوي سره خپل Teaching Hospitals هم شته ، چي Teaching Hospitals ورسره خپل شته دے نو هغه Teaching Hospitals کيښي د دوئي Accommodate کړي . د دې باوجود هم د ډاکټر صاحب شکريه ادا کوم چي هغوي او وييل چي مونږه کيښنو او خپله دا مسئله په دغه طريقه باندې حل کړو .

جناب سپيکر: ډاکټر سليم صاحب.

ډاکټر محمد سليم: جناب سپيکر صاحب! دا ميډيکل کالج په دره کيښي دے ، د دے لنډي کوتل کيښي دے ، د دے وزيرستان کيښي دے ؟ په دې يونيورسټي ټاؤن کيښي ميډيکل کالج دے ، بل ايبټ آباد کيښي دے . نو هغه خو گوره حکومت پوه شه او ميډيکل کالج پوه شه کنه چي د Student نه تين لاکه اخلي ، دوئي د ترے ايک لاکه اخلي . دا زمونږ مسئله نه ده . دا د والدينو مسئله نه ده ، دا د گورنمنټ او د هغوي مسئله ده . ميډيکل کالجونه بند کړي کنه ، دغه خو هډوڅه خبره نه ده .

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب! زما خيال دے ، لږ غونډے ---

ډاکټر محمد سليم: د تين تاريخ انټرويو به ----

جناب سپيکر: پير محمد صاحب.

جناب پير محمد خان: زما پکښي لږ دا تجويز دے چي دے کيښي مخکيښي دا خبره چهيرلے شوې وه څمونږه په هغه وحت کيښي ، په کيښت کيښي ، ما سره ايکسائز اينډ ټيکسيشن وو ، نو ما پکښي يو تفصيلي نوټ هم ليکلے وو چي دے کيښي کوم Received Money چي ده يعنی چي دا پرائيويت ميډيکل کالجونه چي د کوم هلک نه خومره پيسې سالانه اخلي ، اضافي په هلک باندې ټيکس نه ، خو چي دوئي کومے پيسې اخلي که ايک لاکه اخلي ، تيس هزار د حکومت ته داخلوي ، که تين لاکه اخلي نو تين کيښي ورله ضرب ورکړي . داسې تجويز ما ورکړي وو

- کینټ اکر هغې سره Agree شوې هم وو چې د ائې بنه حل دے - یو خود هغې ته سوچ او کړی - که دوئی هر خومره کوی که تیس پرسنت کوی که بیس کوئی او که دس کوئی ، یوئے دا حل دے - دوئیمه خبره ډاکټر صاحب چې کومه وائی ، نو دا هم دومره گرانه نه ده - زمونږه په صوبه کینټې مونږ سره په ایټ آباد کینټې ، سوات کینټې ، مردان کینټې پیننور کینټې او ډی آئی خان کینټې غټ هسپتالونه شته چې کوم ځائے کینټې هاؤس جاب کیږی ، ، تعداد پکینټې څه خبره نه ده - فارن نه ، فارنرز دومره هلکان نه دی ، که د Russia نه راځی ، که د بل ځائے نه ، هغه خو لږ کسان دی - هغه دے کینټې هم ځائے کړی - تعداد د خبر دے لکه د بید ، لکه ډاکټر صاحب چې اووئے د پینځو په ځائے د دس کړی کنه - هغه فارنرز Students نه د هم Admission ورکړی او دے ملکی نه د خامخا ورکړی - ټولو ته د Admission ورکړی - هغه زمونږه بچی دی - زمونږه د دې صوبے خدمت به صبا له کوی او هم د دې خلقو ، د چا وروردے ، د چا بچے دے نو متاثر کوی د هیڅوک هم نه - که فارن نه څوک راغلې دے ، هغوی ته د هم Admission ورکړی ، که په دې صوبه کینټې چا کړے دے ، هغوی ته د هم ورکړی ، که پرائیویټ ئے کړے وی ، هغوی ته د هم ورکړی - خو پرائیویټ د پاره دا خبره ده چې هغه نه په Received money کینټې ټیکس مونږ واخلو نویو د هغې نه ---

جناب سپیکر: حکومت په خپل ځائے باندې د دې خبرې جائزه اخلی ، د دې هاؤس معزز ایوان Standing Committee on Health جوړه شوې وه ، هغوی هم سوچ moto یعنی مطلب دا دے چې د دې نوټس اغستې شې ، هغه د هم په دغه سوچ او کړی - چونکه ډاکټر صاحب وائی چې زه Stress کوم نه ، ما سره د منسټر صاحب کینټی څه Way out به ئے رااوباسو - لهذا ---

ډاکټر محمد سلیم : منسټر صاحب د 3 تاریخ نه پس دغه را و باسې کنه - 3 تاریخ نه پس خوبه ځایونه ، سیتونه ډک شوي وی بیا به زه د څه جهگړه کوم -

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! نور ---

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب -

ډاکټر محمد سلیم : ما سره د 3 نه مخکینټې کینټی - خبره Clear ده -

جناب سپیکر : د تین نه به مخکښې ورسره کښینې -

ډاکټر محمد سلیم : د تین نه پس پس که وی ، زه هډو خبره نه کوم - بس تهپیک ده که نه ورکوی ، نه د ورکوی -

جناب سپیکر : د تین نه مخکښې به کښینې -

ډاکټر محمد سلیم : نسرين خټک صاحبه ، د Recognition کښې د دوئی هم ډیره حصه وه ، د کالجز Recognition کښې د نسرين خټک صاحبه هم ډیره حصه وه ، دوئی به هم د وه څلور خبرې ستاسو مخکښې او کړې -

جناب سپیکر : جناب بشیر احمد بلور صاحب -

جناب بشیر احمد بلور : سپیکر صاحب! څنگه چې ډاکټر صاحب خبره او کړه -

جناب مظفر سید : جناب سپیکر صاحب -

جناب بشیر احمد بلور : چې دا یو ځل چې په 3 تاریخ باندې ، څنگه چې منسټر صاحب او فرمائیل چې مونږ به دا انټرویو واخلو ، هغې نه پس چب دوئی یو ځل انټرویو واخلی او Finalized شې او خلقو ته جاب ورکړې یا هغوې Finalize کړې چې دا لسټ دے ، هغې نه پس دوئی بیا کښینې او فیصله بلوی نو صبا به هغه خلق بیا کورټ ته لاړشې چې مونږه Already شوې یو او مونږه څنگه واپس کوئی؟ څنگه چې د ډاکټر صاحب Proposal دے چې دا د Postpone کړے شې ، کښینې او خبره د او شې ، دا څه نا جائزه نه ده - اوس خلق چې څنگه زمونږه منسټر صاحب او وئیل چې رومانیه او کابل او فلانکے ، زه ذمه وار نه یم ، نو صبا دا رومانیه او کابل او نورو علاقو نه زمونږ خپل پیښور او پاکستان ته خلق راځی او دلته کښې سبق وائی او هلته ملکونو ته لاړشې او هغوې او وائی چې مونږ د پاکستان خبره نه منو - نو دا خو زمونږ یو حق دے - دا Students چې هر ځائے کښې ئے سبق وئیلی دی ، هغه دلته د قام خدمت د پاره راځی او دلته بسپتال کښې کار کوی او د خلقو خدمت کوی او حکومت او وائی چې مونږ Protection نه ورکوؤ او مونږه هغوې ته هاؤس جاب نه ورکوؤ - نو هغې کښې د خیر دے ، حکومت تنخواه نه ورکوی - څنگه چې حقانی صاحب او وئیل ، د هاؤس جاب تنخواه د نه

ورکوی ، چې کوم بهر نه خلق راغلی دی - څنگه چې تاسو پخپله وکیل ئی چې یو سرے ایل ایل بی او کړی ، چې تر کومه پورے هغوی اپرنٹس شپ نه دی کړے نو هغه عدالت ته نه شې پیش کیدے - نو په دې وجه باندې هغه د اپرنٹس شپ او کړی نو بیا به هغه د ډاکټر بورډ او لگوي ، ځان له به پرائیویټ پریکټس او کړی - چې داسې او نه شې نو بیا د هغوی ډاکټری هم تباہ شوه او دا رومانیه ته او Russia ته څوک تلی دی ؟ تاسو لږ په دې غور او کړی - هغه خلق چې هغوی دلته نه شو Afford کولے - هلته څنگه چې د وئی او وئیل چې دومره خرچې نه ده شوه - بالکل خرچې به نه وی شوې خو پینځه کاله لس کاله هغوی د خپل ژوند یوه حصه چپ وه ، هلته ملکونو کښې د قام خدمت د پاره هغه ټائم ضائع کړے دے - نو پکار دا ده چې حکومت د هغوی Accommodate کړی - او ورتب لاره د او باسې او هاؤس جاب د ورله ورکړی - او چې کوم پرائیویټ کالج دی هغوی نه د به شک percentage واخلی او د هغې د پاره د څه انتظام اوشې -

جناب سپیکر: صحیح ده ، صحیح ده -

جناب بشیر احمد بلور : یو سرې پینځه کاله ، دا د وئی د حکومت ذمه واری وه جی چې یو سرے د پرائیویټ شهرې په حیثیت خپل بچی باندې لس لکھه روپی لگوي ، پکار دا وه چې بیا د دا میډیکل کالج بند کړے شې چې کوم میډیکل کالج ته د وئی Protection نه شې ورکولے - دا څنگه چې ستاسو خیال کښې شته جی چې عموماً یو اعلان اوشې چې فلانکے ځائے کښې یو لوئے بنار جوړیږی ، هغه پلاټونه خرڅ شی او خلق پیسے واخلی او نښسی ، د هغه خلقو ټولے پیسې تباہ شې - هم دغه شان یو میډیکل کالج دے ، هغه هاؤس جاب نه شی ورکولے ، هغه ماشومانو نه لس لکھه روپئی واخلی او بیا حکومت وائی چې مونږ خو ئے نه ورکوؤ - نو پکار ده چې حکومت ورسره کښینی یا خود کالج بند کړی چې هغه د حکومت پیسے ضائع نه شی - د خلقو پینځه کاله چې کوم سټوډنټس عاجزانو جد و جهد کړے دی ، هغه ضائع نه شی او که نه کوی داسې او نه بندوی ولے چې پرائیویټ سیکټر د وئی پخپله Education د پاره وائی چې پرائیویټ سیکټر ته زیات نه میات خلق Educate شې نو بیا هغې د پاره د لاره هم اوباسې - څنگه چې پیر محمد خان او وئیل یو Percentage د په هغه کالجونو باندې کیر دی چې

بھئی دومرہ Percent پہ دے فیس نہ تاسو گورنمنٹ تہ ور کوئی او گورنمنٹ بہ
 ہغوی بیا Accommodate کوی پہ ہاؤس جاب کبھی۔ او دا وینا چہ مونبرہ ئے
 نہ کوؤ، کہ ہغہ Russia نہ یا رومانیہ نہ، ہر خائے نہ چہ زما د خاورے خوئے
 دے، زما بچے دے، زما علاقہ کبھی او سیری، ہغہ لس کالہ ضائع کری دی،
 ہغہ خپل مور ملار کوئے پریبے دے، نو پکار دہ د حکومت فرض دے چہ
 ہغوی د Accommodate کرے شہ۔ نو کہ یو خل دوئی انٹرویو واخلی او
 Finalized کری نو بیا د ہغہ نہ پس ڍاکتر صاحب سرہ کبھینی نو ہغہ تہ بہ خہ
 فائدہ رسی۔ نو پہ دے زما خواست دے چہ پہ دے Insist کول نہ دی پکار۔
 انٹرویو ورخ دوہ د لیت کرے شہ او ہغہ نہ مخکبھی مخکبھی د کبھینی او
 خبرہ د او کری۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سرین خٹک صاحبہ۔

جناب مظفر سید: یا خدا یا (تہتہ)

وزیر صحت: معافی غوارم د دے بشیر بلور صاحب د خبری وضاحت کوم۔۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب د بغیر د اجازت نہ خبرہ نہ کوی۔

محترمہ سرین خٹک: جناب سپیکر سر! یہاں پر۔۔۔۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر! دا منسٹر صاحب د بغیر د اجازت نہ خبرہ نہ
 کوی۔ مونبرہ بار بار پاخواو دے بغیر د اجازت یعنی ستاسو د اجازت نہ بغیر خبرہ
 کوی۔ نو لہذا دوئی د د خپل نمبر انتظار کوی۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ سرین خٹک: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ایک بنیادی Ground Reality کی طرف بات
 کرنی چاہیے۔ یہ میڈیکل کالجز کی جو بات ہو رہی ہے، چاہے وہ پبلک سیکٹر میں ہوں یا پرائیویٹ سیکٹر میں
 PMDC کی، مختصر یہ کہ تین بنیادی Requirements ہیں۔ اس میں پہلی بات جو ہے وہ ہے

--Teaching staff

جناب سپیکر : جی ، پلیز امانت شاہ - آنریبل امانت شاہ ، ایم پی اے صاحب ، پلیز ،
خپل سیٹ تہ راشنی -

محترمہ نسرين خٹک : اس میں پہلی بات جو ہے۔

(شور)

Mrs. Nasreen Khattak: I am waiting for order in the House to continue speaking please.

Mr. Speaker: Order please, order please.

محترمہ نسرين خٹک : PDMC کی Requirement کے مطابق پہلی بات جو ہوئی ہے وہ Teaching staff کی موجودگی ہے، دوسری بات جو ہے وہ اپنے کالج کی بلڈنگ ہوتی ہے، جس میں لوازمات ہوتی ہیں، لیبارٹری، Dissection Hall وغیرہ وغیرہ اور تیسری سب سے بڑی بات ہوتی ہے اس Teaching Hospitals کی جو کہ منسلک ہوتا ہے کالج سے ، Up- gradation ہونی چاہیے۔ into a teaching Hospital جو پبلک سیکٹر میں ہے، گورنمنٹ کے میڈیکل کالجز میں ہے، جیسے کہ ابھی سیدو میڈیکل کالج اور گومل میڈیکل کالج کا ذکر آیا تھا اور جناب ظفر اعظم نے بالکل ٹھیک بات کی تھی کہ یہ صرف جنوبی اضلاع اور نار تھ کی بات نہیں ہے، یہاں سارے پاکستان اور بیرون ملک سے بھی بچے آرہے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کی Responsibility ہے کہ جب PDMC کی ٹیم آتی ہے اس کے Recognition کے لئے تو یہ تین بنیادی شرائط ضرور پوری ہونی چاہئیں لہذا I entirely agree with the Health Minister when he says , لوازمات پورے کرنا ان کی ذمہ داری ہے لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ یہ حکومت بھی ذمہ داری ہے کہ جب پرائیویٹ سیکٹر میں یا گورنمنٹ میڈیکل کالجز کھولتی ہے تو ان پر بھی لازم ہے کہ پہلے وہ لوازمات پورے کرے، وہ Requirements پورے کریں تاکہ ان بچوں کو یہ Recognition کا مسئلہ اور جتنی جدوجہد کی ہے، کمیٹی نے وہ پیش نہ آئے۔ پہلے بنیادی Requirements پوری کی جائیں پھر میڈیکل کالجز کھولے جائیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Honourable Minister for Health.

لہذا مسئلہ ، نہ ایڈمٹ شوہی دے ، دایوان د جمعے ورخ دہ۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، زر به ختمه شوې وے۔
جناب سپیکر: مظفر سید صاحب، پلیز، آئز بیل منسٹر۔

وزیر صحت: بسم الله الرحمن الرحيم۔ اول خو زه د يو خبرې وضاحت كوم، بشير بلور صاحب چې كومه خبره او كړه ما خو د هغې نه مخكېنې خبره كړې وه، دوئی او وائیل چې رومانیه او افغانستان ته چې كوم خلق ختی نو دغه زمونږه د دې خاورے خلق دی بلکه دا ټوله جهگړا خود نه د هغوي روانه د هغوي د پاره ده۔ دا مونږ چې خومره جنگ جهگړه كوؤ، هغه ځكه داسې دغه روانه ده۔ چې هغه مونږ په Minority list كېنې په سيكنډ دغه ته راوستل، مخكېنې په تهرې كېنې وو۔ مخكېنې پرائيويت سيكتېر والا مخكېنې وو، هغه مونږ سيكنډ ته راوستو نو دا جهگړه اوس روانه شوه۔ نو د هغوي د پاره مونږ Fight كوؤ او دا ټول څيز هم د هغوي د پاره دغه دے۔ ځكه چې د هغوي بل لار نشته دے۔ ډاكتېر سليم صاحب ته چې څنگه ما مخكېنې عرض او كړه، زه ئے احترام كومه او هغه ډير مطلب دے چې تړلئې خبره او كړه چې يره مونږ به په دې باندې كېنېنو او خبره به او كړو۔ او څنگه چې دوئی او وائیل چې تين باندې انټرويو او شې نو د هغې نه روستو خو دا ممكنه نه ده۔ ما خو ورتب يقين د هانی وركړه۔ د هغې باوجود هم كه د دوئی زما په خبره يقين نه وی نو د تين نه مخكېنې به مه دده سره كېنېم او د مسئلے ما او دے به نتيجه ته اورسو۔

ډاکټر محمد سليم: د تين تاريخ انټرويو د ځكه كينسل كړی چې كه په تين دوئی فرض كړه

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: فرض كړه ډاكتېر سليم صاحب، دا ايډجرنمنټ موشن ايډمټ شو هسې خبره كومه نو ده لاره خو نشته دے كنه، هاؤس ته به ئے Put up كوؤ، د ايډجرنمنټ موشن۔

ډاکټر محمد سليم: نه جی، نه دے كينسل كوی۔ دا چې كوم پرائيويت كالجز دی، دے هلكانو ته د اووائی چې تاسو پكېنې هم شامل نشئې۔ ميرت كېنې به دوئی هم راشی۔ د هغوي هم حق جوړېږی۔ خير دے، تين تاريخ دوئی صرف فارنر له

جناب سپيڪر : نذير صاحب ! دا خو معزز ايوان دے - دا خو خه راجواره نه ده ، آئنده د پاره كه دغه شو نو زه سيڪورٽي والا ته وائيم چي پوليس ته ئے حواله ڪري كه خوك Stranger راغلي۔

جناب عبدالماجد : دا "جبل" راوستي وو۔

جناب سپيڪر : هر معزز ممبر چي راوستي وو نو د هغه ممبر شپ بيا د هغي سيشن د پاره Suspend وي۔ زه تمام معزز اراڪين اسمبلي ته درخواست كوم چي هغه د عملے سره تعاون ڪوي۔ د خدائے د پاره زه په خصوصيت سره بيا دا اپيل كوم چي د دي هاؤس Decorum ساتل زمونڙه او ستاسو د مشترڪه ذمه داري ده۔ جي ڊاڪٽر سليم صاحب ، منسٽر صاحب وائي چي د دريم تاريخ نه مخڪبني مخڪبني زه ڪبنيمن دا به او ڪرو۔

ڊاڪٽر محمد سليم : نه جي دے ، د پاره د پرائيويٽ والا ته او وائي چي تاسو Applications را اوليري ، تاسو به هم پڪبني شامل ڪوؤ۔ مقابله د او ڪري كه هر چا ته جاب ملاؤ شو۔ آخر دا پرائيويٽ ئے ترے وے لڙے ڪري دي ؟ آيا دا رجسٽر نه دي ، دوئي مخڪبني هاؤس جاب نه دے ڪرے ؟ گناه ئے ڪومه ده ؟

جناب سپيڪر : منسٽر صاحب ، عنایت اللہ صاحب۔

جناب مظفر سيد : سپيڪر صاحب۔

ڊاڪٽر محمد سليم : ما ته جي د پرائيويٽ ڪالجونو گناه د او بنائي۔

جناب سپيڪر : ڊاڪٽر صاحب ، ڊير وخت دے واغستو۔ گوره دا ايڊمٽ شوې هم نه دے۔ ما سره لار دا ده چي زه ئے ايڊمٽ ڪر مه او بيا ئے چي ڪله نمبر راغلو نو تين تاريخ به هم تير شوې وي او هر خه به تير شوې وي ، بنه پري پوهيڙي لڪه۔

جناب ڊاڪٽر محمد سليم : جي په خه پوهيڙي مه خوزه به خپل هر خه واپس واخلم۔

جناب سپيڪر : ڊاڪٽر صاحب ڪبنيئي تاسو۔

وزير صحت : خبره ختمومم كه تاسو اجازت را ڪرو۔

جناب سپيڪر : جي عنایت اللہ صاحب۔

وزیر صحت : ما خو وائیل چپی د مانخه نه روستو به۔

جناب سپیکر: د مائیک آن کړئی۔

وزیر صحت : د جمعے مانخه نه روستو به ما او دے په دې کبنيو ، صحیح ده ؟

جناب سپیکر: د جمعے مانخه نه روستو ، وائی چپی مونږه به کبنيو خه حل به ئے

را او باسو۔ Not pressed. Next Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his adjournment motion No.174, in the House, Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: تهییک یو ، جناب سپیکر۔ "جناب سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ روزنامہ " مشرق پشاور " میں شائع ہوئی ہے۔ یہ خبر وفاقی وزیر خزانہ کے اس بیان سے جس میں انہوں نے این ایف سی کا اجلاس بلانے اور نظر ثانی کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ چونکہ اس اسمبلی نے اس سلسلے میں قراردادیں پاس کی ہیں اور بجٹ آنے والا ہے، اس لئے اس بیان سے اس صوبے کے عوام میں انتہائی بے چینی پیدا ہوئی ہے، لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر! دے اسمبلی یو قرار داد پاس کرے وو۔۔۔

جناب سپیکر : آرڈر پلیز ، آرڈر پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان : چپی پہ هغی کبني این ایف سی ایوارڈ دا خپله ایشو چپی کومه ده ، د هغی د زیاتی د پارہ مطالبہ کړې وه چپی راتلونکی چپی کومه این ایف ، سی ده چونکہ دا آخرینے بجهت تیر شوې دے او راتلونکے بجهت به د آئین د آرٹیکل 160 لاندې په نوی این ایف سی ایوارڈ باندې جوړېری ، دلته کبني وفاقی وزیر خزانہ صاحب په خپل بیان کبني وائی چپی "وفاقی حکومت نے بجٹ سے پہلے نیشنل فنانس کمیشن کا اجلاس بلانے کا صوبوں کا مطالبہ رد کر دیا ہے جس کے لئے وفاق نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ صوبوں کی جانب سے نیشنل فنانس کمیٹی کے لئے نامزدگیوں کا سلسلہ مکمل نہیں ہوا۔" جناب سپیکر ، زما په خپل خیال باندې په دې بیان کبني کم از کم خلور خبرې ډیرے اھمے دی ۔ یو خودا چپی راتلونکے بجهت د آئین د آرٹیکل 160 ، زه به هغه روستو تا سو ته

او وائیمہ ، د ہغی مطابق راتلونکے بجٹ بہ خواہ مخواہ پہ نوی این ایف سی ایوارڈ باندی جو پیری ۔ دوئیمہ داا ده چي دے صوبائی اسمبلی د ایشو زیاتیدو لو مطالبہ کری وہ ، ہغہ مطالبہ ہم ہغہ مسترد کرلہ ۔ وائمه دا جناب سپیکر ، چي پہ دیکبني یو خاص خبره ئے بله ہم لیکلے ده ۔

جناب تاج الامین : پوائنت آف آرڈر ، سر ۔ جناب سپیکر ! دا خواتینو دا واک آؤت ولے او کرو ؟ خہ پتہ خو مونرتہ او نہ لگیدہ ۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان : جناب سپیکر ! ڈیرہ اہم خبره ده ۔ چي مطلب ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر : جی ڈیرہ اہمہ ایشو ده لڑ پہ تسلی باندی واورٹی ۔ ہاؤس تہ زہ درخواست کوم ، پلیز ، پلیز ، آرڈر پلیز ۔

جناب محمد امین : جبل صاحب خفہ شو جی ۔

جناب عبدالاکبر خان : جناب سپیکر ! پہ دیکبني ، جناب سپیکر زما پہ خیال مونرتہ د ہرے خبری نہ گپ جوڑ کرو ۔ جناب سپیکر ! دیکبني یو اہم ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر : د دې معزز ایوان پہ معزز اراکینو باندی د دو کروڑو عوامو سترگے دی ۔ د ہغوی د حقوق خبره کیبری ، د صوبے د حقوقو خبره کیبری ، لڑہ د سنجیدگی مظاہرہ او کرٹی ۔

جناب عبدالاکبر خان : جناب سپیکر ! ہغی کبني دا ہم لیکلی دی ، زہ فنانس منسٹر صاحب تہ درخواست کومہ چي ہغوی زما دے خبری تہ لڑ کہ غور کنبینودو ،

آئندہ مالی سال میں ریونیو کی وصولی کا ہدف بہ اور نہ میں آئندہ سال میں جناب سپیکر، ان Words کو دیکھیں

" اور نہ ہی آئندہ مالی سال میں ریونیو کی وصولی کا ہدف مقرر کیا ہے " چي تا ہدف نہ دے مقرر

کریے نو پہ کوم Base باندی بہ د دې تقسیم کیبری ؟ چي تالہ پتہ نشته دے چي

مرکز بہ خومرہ ٹیکس راوری پول او ہغہ بہ Divisible پول تہ راخی او بیا بہ پہ

هغې باندي هغه تقسيم کيږي۔ د هغې پته نشته دے ۔ ته دا خبره کوي چې دا صوبو په وجه باندي دا زه مسترد کوم؟ جناب سپيکر! زه تاسو ته کانسټيټيټيوشن آرټيکل 160 کلاز (1) اورومه او زه دے معزايوان او دے پريس روټرو ته خاص درخواست کوم چې دا د صوبے د آئنده د نسل او د مستقبل خبره ده۔ جناب سپيکر! دے کنيډي داليکي چې

“Within six months the commencing day and thereafter at intervals not exceeding five years , the President shall constitute a National Finance Commission consisting of the Minister of Finance of the Federal Government, the Ministers of the Finance of the Provincial Governments, and such other persons as may be appointed by the President after consultation with the Governors of the Provinces.”

جناب سپيکر! شوکت عزيز صاحب خبره کوي چې د صوبو په وجه باندي ، صوبو خپل ممبران نه دي را کړي ځکه مونږه اين ايډ سي نه دے Constitute کوؤ۔ دیکنيډي خو د صوبو اختيار شته دے ؟ د هرے صوبے فنانس منسټر نشته دے ۔ سوائے د فنانس منسټر نه د صوبو خو په دیکنيډي څه اختيار نشته۔ فيډرل فنانس منسټر د هغې ممبر دے او باقی هغه ممبران چې President به پرے ، گورنر سره صلاح کوي او هغه به منتخب کوي ۔ نو دیکنيډي د صوبو څه گناه شوه ۔ آيا دا يو Deliberate attempt خو نه دے چې د خپل Failure چې کوم فيډرل گورنمنټ يا Failure به ورتب مونږ او وايو جناب سپيکر ، او يا Deliberate attempt دے چې هغوي دا اين ايډ سي نه دے Constitute کوي ځکه چې Constitution د اين ايډ سي کنيډي د صوبو فنانس منسټران ممبران دي ، مرکزي فنانس منسټر ممبر دے او باقی هغه ممبران چې پريزيډنټ به د گورنر سره صلاح کوي نو Appoint کوي به۔ نو په دیکنيډي د صوبو څه گناه شول بيوه ۔ دوئم دا خبره چې مونږه دا تپوس کوؤ چې شوکت عزيز صاحب ته خو د دغې کميټي که Constitute کيږي نو ته يو ممبر ئے څنگه چې سراج الحق صاحب د هغې يو ممبر دے ، دغه نشان ستا حيثيت هم د يو ممبر دے ، ته يو دومره پاليسي سټيټمنټ چې مونږ د راتلونکي بجټ نه مخکنيډي اين ايډ سي نه دے Constitute کوؤ ، دا خو د پريزيډنټ کار دے ، آيا ته د پريزيډنټ Spokes mans په حيثيت دا خبره کوي ، آيا دا د پريزيډنټ د خله خبره ده چې دے ئے کوي ؟ ځکه چې ده سره خپله خو يو عام ممبر دے چې

کمیٹن چچی جوریری، هغی کبئی به دے یو مبر وی، نن چچی دے دا وائی چچی مونبر. ورله بجهت نه مخکبئی نه کوؤ خود دې مطلب دا دے چچی دیره نه ورته وائیلے شوې دی چچی ته داسې او وایه او الزام په صوبو باندې راوړه وه چچی سبا مونبره، لکه جناب سپیکر، که دا کمیٹن جوړ نه شو نو It is clear cut violation of Article دایو داسې Violation دے چچی دے کبئی هیش خه بهانه نشی کیدی او جناب سپیکر، د دې شاته مقصد خه دے؟ چچی کوم خه مونبره وینو جناب سپیکر، خطرناکه خبره هغه دا ده چچی د دې مطلب دا شو چچی تیر شوې این ایف سی چچی کومه شوې ده چچی د پینځو کالو د پارو وه، هغی خپل ټائم ختم کړه دے نو د هغی په بنیاد باندې به راتلونکے بجهت جوریری۔ جناب سپیکر! یو طرف ته خو ته وائی چچی ماته دا پته نشته دے چچی مونبره مقررہ ہدف نه دے مقرر کړه چچی فیڈرل ټیکس به Divisible پول ته څومره راځی، بلے غاړې ته جناب سپیکر هغه این ایف سی تاسو یقین او کړی جی په لس ورځو کبئی دننه دننه هغه حکومت چچی هغه یو غیر جمهوری حکومت وو، هغه یو Care taker حکومت وو۔ په چوبیس تاریخ باندې یا بائیس تاریخ باندې نوے حکومت جوریدو د نواز شریف صاحب 1996-97 ء کبئی او هغه دومره انتظار او نه کړو، په باره فروری باندې د این ایف سی ایوارڈ ئے اناؤنس کړو۔ دے خبرو ته جناب سپیکر، اوگورئی چچی هغوئی په باره فروری، لس ورځے انتظار ئے او نه کړو ډیمو کریټک گورنمنټ ته۔

میاں ټارگل: پوائنٹ آف آرڈر جی۔ جناب سپیکر! یہاں ایک معزز ممبر اسمبلی بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے آواز دی کہ وہ اپنی سیٹ پر چلے جائیں، ہیلتھ منسٹر بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں سے بات بھی کر رہے ہیں تو کیا منسٹر اس سے مبرا ہیں؟
جناب سپیکر: پلیز آرڈر۔ پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زه تاسو ته هغه انتہائی بے انصافی چچی کله نه 1973 ء Constitution جوهر شوې دے او کله نه این ایف سی ایوارڈ راغلی دی Right up to 1999 جناب سپیکر ریشو 80 او 20 وه، 80% به صوبو ته ملاویدل او 20% به مرکز اغستل۔ جناب سپیکر! په دغه این ایف سی ایوارڈ کبئی دا

دومره يو Oratic change راغلو چې 80% به صوبو ته ملاويده او 20% چې کوم صوبو به بيا خپل Population Base باندې تقسيموله او بيس به مرکز اغسته ، نن پوزيشنن دا دے چې د دغې اين ايس سي لاندې چې 62.5 به منسټر اخلي او 37.5% به خو جناب سپيکر ، ليکن زه تاسو ته درخواست کوم که چرے تاسو فرض کړه غواړئ ، زه به غلې شم ۔

جناب سپيکر : نه زه وایم چې مطلب دا دے چې ايډميشن د پاره لانه دے دغه شوې نو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان : که تاسو غواړئ نو خو چې ايډميشن د پاره۔۔۔۔۔

جناب بشير احمد بلور : سپيکر صاحب زما به دا Request وی چې دا ايډميشن مونږه او کړو کنه چې تائم پرے تيريزی يا 4,5 يا 7 جون باندې هغوي بجهت پيش کوی ۔

جناب عبدالاکبر خان : او چې زر لږ پاس خوشی ۔

جناب بشير احمد بلور : نو پکار ده چې د دوئی دا ايډجرنمنټ موشن چې دے ، دا مونږ د قرار داد په شکل واخلو او مونږ يو ، ما مخکښې هم Request کړے وو منسټر صاحب ته ۔

جناب سپيکر : زما په خپل خيال که فنانس منسټر صاحب واوروپه دې باندې او بيا يعنی مطلب دا دے چې ځکه دوئی پرون ۔۔۔۔

جناب بشير احمد بلور : دا وريدو خبره نه ده ، د فنانس منسټر جهگړه خونه ده ، جهگړه خو د سنټرل فنانس منسټر ده چې هغه Categorically دا او وئيل چې مونږه نوے نه نه Constitute کوؤ۔ نو زمونږ د صوبے د فنانس منسټر په دې کښې څه خبره نشته ۔ مونږ دا وايو ما مخکښې هم Request کړے وو په فلور آف دی هاؤس ، معافی غواړم چې منسټر صاحب د يو جامع قرار داد راوړی ۔ دے کښې ډيره زياته تباہی ده د صوبے مونږه خو ټول عمر په دې خبره باندې ژړلی دی خو څوک ئے تپوس نه کوی خو څنگه چې عبد الاکبر خان او وئيل چې مخکښې به 80% صوبو ته ملاويدل په Distribution باندې او 20% به ئے ځان سره پاتے کول ، اوس دوی 62.5% ځان له ساتی او 37.5% په صوبو تقسيموی او هغه هم د پاپوليشن په

بنیاد باندې او دا نه گوری چې دلته کبني خومره ډیر افغان مهاجرین دی او خومره تباہی مونږ له کوی ، د هغې هیخ Edge مونږ ته نه راکوی - نو داسې په سختو الفاظو یو قرار داد جوړول غواړی چې هغه پاس شی -

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دا 62.5 او 37.5 خویوه بله خبره ده ، یو انتہائی ظلم بل کوی، وائی چې د the Government net proceeds of divisible pool will be arrived at by deducting at 5% Collection charges by the Federal government. یعنی 5% خویوه د سره واخلی - په 95 کبني بیا 37.5% او 65.5% دی ، انتہائی ظلم دے او دا چرته په یو این ایف سی ، جناب سپیکر ، نه دے راغلې خوبیا هم زمونږه دا خیال وو چې دا نوے این ایف سی چې دے Democratic government، راغلې دے ، شپږ اووه میاشتي د دې اوشولې ، دا څه دومره گران کار نه دے زما په خیال که فیډرل گورنمنټ غواړي که پریزیدنټ د آرټیکل 160 لاندې خپل اختیارات استعمالوی ، په پینځه ورځے کبني دننه دننه دا این - ایف سی جوړیدې شي ، په پینځه ورځو کبني د دې ایوارډ راتلې شي ، په دې پینځه ورځو کبني دے صوبے ته خپل حق ملاویدے شی - زمونږه دا مطالبه ده چې دے اسمبلی Unanimous resolution هغه بله ورځ پاس کړلو او زما په خیال چې د وزیر خزانہ صاحب دا " نظرثانی کا مطالبہ مسترد کړدیا

" دا هغه ریزولوشن ته اشاره ده چې دے صوبائی اسمبلی Unanimously pass کړلو چې دا Ratio زیاته کړئی خو هغه وائی چه زه ئے مسترد کومہ - خو مونږه دا وایو چې Who are you? ته خویو Just a member ئے ، ته د دغې این ایف سی یو ممبر ئے ، ته د ټولے صوبے اسمبلی یو مشترکه ، متفقہ قرار داد له داسې صفر کبني ضرب ورکوې چې دا زه مسترد کومہ ، دا هډو زه منم نه ستا اختیار ، ایا دا این - ایف سی ایوارډ به ته اناؤنس کومے ؟ آیا اختیار ستا په لاس کبني دے چې ته داسې خبرې کومے ؟ جناب سپیکر! په دې کبني مونږ یوه بله غټه خبره هم کوؤ ، هم په دغې این - ایف سی کبني The net profits on account of generation of Hydel power stations located in the provinces and arrears thereof to be paid in accordance with the decision of the Council of Common Interest , made on 12th January 1991, under Article (61(2) of the Constitution, the Federal Government shall

guarantee, payment of net profits to the provinces in accordance with the provisions of so and so and arrears for every financial year and there ways and means position in that مختص شوې وو چې بیس ارب روپئی په Subvention کبني ورکوؤ۔ جناب سپیکر! دا یوه اہم خبره ده او په هغې کبني فیصله شوې وه چې په هغې کبني به د صوبه جناب سپیکر! نن څه پوزیشن دے په شپږ ارب روپئی چې مونږ وائیو چې دا هغه Peanut هم نه دے۔ دا ځمونږه سره انتہائی ظلم دے، د هغې شپږ ارب روپو به مونږ ته فنانس منسټر صاحب دا خبره اوکړی چې په هغه شپږو کبني څومره ملاؤ شوې؟ دوئی دا خبره کوی چې یو یا ډیرھ یا دو ارب روپئی ملاؤ شوې دی نو که دو ارب روپئی ملاؤ شوې دی نو چار ارب روپئی خو چې کوم دوئی پخپله منلې دی نو هغه هم نه دی ملاؤ شوې۔ نو جناب سپیکر، چې دوئی سبا خپل بجت جوړوی او دا چار ارب روپئی به خوا مخواه چې دوئی ته نه وی ملاؤ شوې نو دوئی به د سټیټ بینک نه Loan اخلی نو چې څومره Percent باندې چې لون اخلی نو دا صوبه په خپلو پیسو باندې 64 کروړ روپے انټرسټ ورکوی جناب سپیکر۔ هغه پیسه چې هغه Committed پیسه ده، هغه پیسه چې هغه منلې شوې پیسه ده، په هغې باندې به دا صوبه صوبه 64 کروړ روپئی جناب سپیکر، انټرسټ ورکوی۔ مونږ دا وائیو چې آخر مونږه خپل حق اغستو د پاره چرته لار شو؟ مونږه قرار دادونه پاس کوؤ، بیا بیا قرار دادونه پاس کوؤ او جناب سپیکر، مونږه منت هم نه کوؤ، دا خوز مونږه یو حق دے چې دے آئین مونږ ته راکړے دے جناب سپیکر، او دا یو حق دے چې هغه مونږ له آئین او قانون راکړے دے چې دا د صوبے حق دے، مونږ ته هغه حق ولے نه ملاویږی؟ مونږ ته هغه جائز حق ولے نه ملاویږی؟ ولے دا فنانس منسټر صاحب دا خبره کوی؟ تیر شوی اگست نه جناب سپیکر، تیر شوې اگست، ستمبر کبني دوئی Interim NFC meeting کړے وو، په هغې 20 Billion Subvention د ټول پاکستان د پاره، سرحد 6.67 بلین یعنی More than ساړھے چې ارب Subvention به مونږ ته، دغه شان تقریباً ساړھے سات ارب روپئی بلوچستان ته او 5 یا 6 ارب روپئی سندھ ته پکبني ملاویږی۔ جناب سپیکر! نن مونږ ته Subvention چار ارب روپئی ملاویږی، 2.67 هغه منلې شوې Subvention، هغه هم لار لو، هر څه

لاڙل جناب سڀيڪر - دلته ڪبني مونڙه چڱي ۽ هو چي Contract ختم ڪرڻي نو وائي چي پيسه نشته - مونڙه چڱي ۽ هو چي نو ڪري ور ڪري نو وائي چي پيسه نشته - مونڙه چڱي ۽ هو چي خلق بي روزگار هڏي نو وائي پيسه نشته دے - پيسه شته دے او پيسه نه راڳي - پيسه شته ، پرته ده او زمونڙه خپله پيسه ده او زمونڙه خلق دغه شان د لوڙي نه ملا ڪيري - نن جي صوبه سرحد د پاڪستان واحد صوبه ده جناب سڀيڪر ، چي د دي ڪوم Poverty line دے ، that is more than any other province. هغه د پاڪستان د ٽولو صوبو نه سيوا دے Even from Baluchistan - جناب سڀيڪر ! نن poverty line % 46,47 دے يعني مطلب دا دے چي د دي صوبه نيمو خلقو ته روٽي هم نه ملا ويري - ساري سات سو روپي مطلب دا دے چي پچيس روپي ورڃ شو پچيس روپي ورڃ هم د دي صوبه نيمو خلقو ته نه ملا ويري - چي په يو ڪور ڪبني دده ڪسان وي او دره بچي وي نو پينڇه ڪسان وي ، په پينڇه ورڃ جناب سڀيڪر ، بله غار په ته مونڙه وائيو او مونڙه ته پته ده چي زمونڙه حق دے او مونڙه ته حق نه شي راکهه ، نه د بجلي حق ڪيري ، نه دغه حق راکيري ، دا 6.67 بلين روپي Subvention دے ، دا نه ملا ويري مال هه جو جناب سڀيڪر چل نه راڳي واللّه زه خو وائيم چي يره هه چل او ڪرو ؟ هڪه چي دا دے اوس بجهت را روان دے ، كه دا په دغه تير شوي اين - ايف - سي باندي د وئي جوڙوي ، زما په خيال باندي به راتلونڪه ڪل ڪبني په دي صوبه ڪبني د تنخواگانو د پاره هم پيسه نه وي - زما درخواست دے جناب سڀيڪر ، حڪومت ته چي خومره ڪيد په شي ، مونڙه تاسو سره هميشه د صوبه په حق حاصلو ڪبني ٽول اپوزيشن ، مونڙه تاسو سره ملگرتيا ڪري ده ، مونڙه بيا هم ملگرتيا ته تياريو ، احتجاج ته هم تياريو ، چڱي او آواز تب هم تياريو كه بهر آواز ڪو ، چرتب هم چي آواز ڪو (ٽاليا) مونڙه د پريس رونڙو ته وائيو چي د خدائے خاطر او ڪري د پينڇو لکھو روپو غبن او د سو لکھو روپو غبن د پاره Headline لگوي او دلته ڪبني چي په اربونو روپو باندي غبن ڪيري ، د هغي د پاره تاسو هيڃ نه وائي - ڊيره مهرباني ، جناب سڀيڪر -

جناب سڀيڪر: ڊيره مهرباني په خپل خيال تاسو تجويز - - -

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب زما یو پروپوزل به وی که تاسو مہربانی اوکړئ چې ماته لږ تائم راکړئ۔ اجازت دے ؟
 جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: د دوئی چې کومے خبرې دی دا خو مونږه مکمل Endorse کوؤ او په قرار دادونو باندې خو تاسو تب پته ده چې مونږه زما خیال دے چې Last session کښې دا قرار داد هم مونږ پاس کړے وو چې پکار دا ده چې دا ټول وسائل به دے صوبو ملاؤ شې او دا د صوبے خپل پاپولیشن په بنیاد باندې هغه پیسې د مرکز ته ورکړی چې مرکز خپل اخراجات پوره کړی خو د هغې التیا ځمونږه فنانس منسټر صاحب او وئیل چې مونږه هډو د این ایف سی ایوارډ د پارہ Constitution هم نه کوؤ او خلق هم نه غواړو او په هغې زور باندې به دوئی کوی او په هغې زور باندې چې دوئی اوکړی نو څنگه چې دوئی او وئیل، مونږ ته به هیڅ نه ملاویری۔ زما به دا Request وی چې مونږ داسې یو پروگرام جوړ کړو چې مونږ ټول ایم پی ایز سره د گورنمنټ پارټی مونږه یو یاداشت یو سو دے گورنر ہاؤس ته او گورنر صاحب ته ئے ورکړو چې مہربانی اوکړئ دا زمونږه د صوبے حق دے او مونږ ته نه ملاویری او زمونږ صوبه بالکل، حالات داسې دی چې مونږه د باقی ټولو صوبو نه Poverty line کښې ډیر زیات کم یو۔ نو دا ځمونږ دا چې کوم Request دے، دا د مرکز ته Personally او وائی چې دا ماته 100% د اسمبلی ممبران راغلې وو، دا یاداشت ئے ماته پیش کړے دے۔ دغه سره زما خیال دے، کیدې شی چې هغوی لږ ډیر مونږ سره څه کوآپریشن اوکړی Otherwise مونږ خو څو ځله قرار دادونه پاس کړل، په هغې باندې هیڅ ہاں نه دے شوې۔ دا زما Proposal دے کہ دوئی Accept کوی نو دا به ډیره بڼه خبره وی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما ہم بشیر خان سره اتفاق دے، مونږ دا درخواست کوؤ چې آئینی لارے بندے شی نو غیر آئنی لارے له بیا راځی۔ مونږه خو د آئین لارو اغستو د پارہ کوشش کوؤ او ہر قسم دغه تب تیار یو خو چې زمونږه لارے بندې شی نو بیا خو خلق بلے غاړې ته مجبور شې۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

قابل احترام سپیکر صاحب! معزز اراکین اسمبلی، زمونہ د دے سیشن د ٲولونہ اہم بحث ہغہ ہم دغہ دے چے د این۔ ایف۔ سی اجلاس پہ بارہ کبھی د مرکزی حکومت وزیر خزانہ صاحب چے کوم بیان راغلی دے، نو نہ صرف پہ صوبہ سرحد کبھی بلکہ د ٲول پاکستان ٲلورو وارو صوبو کبھی پرے د تشویش او د خفگان اظہار شوے دے۔ زہ ذاتی طور بانڈی پہ دے این۔ ایف۔ سی ایوارڈ سلسلہ کبھی د صوبہ سندھ وزیر خزانہ تہ ورغلی وومہ کراچی تہ او د بلوچستان د وزیر خزانہ سرہ مورابطہ کړی وہ، اجلاس مو کړے دے۔ د پنجاب وزیر خزانہ سرہ مورابطہ کړی دہ، ہغوی سرہ مو مشورہ کړی دہ او بیا زمونہ پہ شریکہ بانڈی شوکت عزیز سرہ ہم پہ دے خبرہ او کړہ چے مونہ تاسو سرہ د خیل ٲلورو وارو صوبو د مستقبل د حوالے سرہ او د مالیاتی معاملات حوالے سرہ یوہ ٲیرہ اہمہ خبرہ بہ کوؤ۔ خود افسوس خبرہ دا دہ چے، یعنی دا دلته کبھی چے پہ دے ایوان کبھی مونہ تب د اپوزیشن د ملگرو او د حکومت د ارکانو د طرف نہ کوم اعتماد حاصل دے، د دے اعتماد پہ بنیاد بانڈی مونہ پہ ہر ٲائے کبھی ٲیرہ نرے مزے سرہ او سرو سترگو سرہ خبرہ کوؤ او پروں ہم ما پہ اجلاس کبھی دا خبرہ کړی دہ، دوہ ورغے مخکبھی چے کوم اجلاس شوے وود قومی اقتصادی کمیشن پہ بارہ کبھی، ہغے کبھی ہم ما دا خبرہ کړی دہ چے د صوبے عوامو تہ جوابدہ دی د صحت پہ بارہ کبھی ہم، د ایجوکیشن پہ بارہ کبھی ہم او د امن امان پہ بارہ کبھی ہم او وسائل پہ دے وجہ بانڈی ٲکار دی چے مرکز د ٲان سرہ د ساتلو پہ ٲائے بانڈی دا صوبو تب منتقل کړی نو دا بہ زیات Fruitful وی، دا بہ زیات فائدہ مند وی او دا بہ زیات زمونہ د پارہ د گتے وی ولے چے ماضی کبھی دا خبرہ راغلی دہ چے پہ 1996ء کبھی محترم سپیکر صاحب، دوئی کومہ فیصلہ ٲخپلہ بانڈی کړی وہ او کوم ایوارڈ ئے منظور کړے وود، افسوس دا دے چے پہ ہغے بانڈی ہم عمل نہ دے شوے او دے وخت کبھی زہ د ہغے ٲولو تفصیلاتو کبھی خو نہ ٲمہ خو دومرہ ضرور دا خبرہ کومہ چے مونہ تہ دوئی د

وفاقی چي کوم محاصل د Transfer په سلسله کښي 136% ، دائي په 136% روپي فيصله کړي وه ، نو په هغې کښي زمونږه د صوبې ته 82% ملاؤ شوي دي دغه شان د بجلي د خالص منافع په سلسله کښي 58 ارب روپي فيصله کړي وه نو هغې کښي جناب سپيکر صاحب ، 30 ارب روپي مونږ ته ملاؤ شوې دي او دغه شان چي کوم Subvention دے او خصوصي امداد دې ، د هغې په باره کښي 20 ارب فيصله شوې وه په هغې کښي مونږه ته 18% ملاؤ شوې دي او عجيبه خبره دا ده چي ټوټل 215 روپي د دې مطابق -----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: 215 ارب روپي -

سینټر وزیر: 215 ارب ، دا مونږ ته را کول وو ، په هغې کښي مونږ تب 130 ارب را کړي شو او د هغه ایوارډ مطابق هم اوس مونږه یعنی ډیر په درد سره دا خبره کوؤ چي 84.7 ارب روپي هم د هغې ایوارډ مطابق هم دا وخته زمونږه په مرکز باندې پاتې دي ، چي هغه کوم زور ایورډ دے او زړه فيصله شوې ده ، د هغې مطابق د 1996ء نه پس د صوبې ، زمونږه د دې صوبې په مرکز باندې پاتې دي - د دې وجې نه مونږه دا خبره کوؤ چي دا کومه زړه فارمولا د دوئي دا ده چي زیاته حصه به مرکز ته پاتې کيږي او کمه حقه به په صوبو باندې تقسیميږي ، 37% حصه دوئي صوبو ته مقرر کړي ده ، نو دے شپږو کالو تاریخ دا خبره ثابتې کړې چي دا ډیره زیاته کمه ده او حالات د دې خبرې تقاضا کوي چي صوبو ته تقویت ورکړي شي او مرکز خپله حقه کمه کړي او دے سره زه مکمل طور اتفاق کومه په دې وخت 62% حصه مرکز اخلي او 37% حصه څلور وړو صوبو ته ورکوي زمونږه مخکښي چي دا ایوارډ کیدلو نو د څلورو وارو صوبو خپلو کښي په بعضو خبرو باندې اختلافات هم شته دے چي وسائل د آبادي په بنیاد باندې تقسیمول پکار دي ، که وسائل د پسماندگي په بنیاد باندې تقسیمول پکار دي ، که وسائل د رقبې په بنیاد باندې تقسیمول پکار دي ؟ مونږ دا وائیو چي کم از کم صوبه سرحد ته دا دواړه Option شته دے چي د پسماندگي په بنیاد باندې مونږه په ټول پاکستان کښي د ټولو نه شاته پاتې یو او حقیقت دا دے چي څنگه دوئي او فرمائیل 44% دا زمونږه د غربت نښه ده او مونږه د خطرې کرخه کراس

کری ده۔ یعنی خلقو ته یقین نه راخی په دنیا کبني چي داسي به هم یو ه حظه وی چي هلته به د چا د فی کس روزانه آمدنی وولس روپنی وی په Rural area کبني په وولس روپنی باندې حقیقت دا دے چي دیو وخت چائے نه کبړی۔ دغه شان دا واحده صوبه ده چي دلته کبني په ټول پاکستان کبني 950 روپے ماہانه اوسط آمدنی ده نو دلته کبني زمونږه ماہانه اوسط آمدنی د عامو خلقو دا صرف 725 روپنی ده نو په 725 روپو باندې حقیقت دا دے چي نن سبا یو جوړه جامے هم نه کبړی۔ مونږه د ډیر زیاتو مشکلاتو مسائلو سره مخامخ یو او دې وجے نه مونږه یو خله بیا به، زه به Request هم کومه او په دې خبره باندې اتفاق هم کومه چي مونږ به یو ځل بیا د دې ایوارډ د انعقاد د پارہ ځکه چي د لیت شی زمونږ نه نو بیا ئے څه فائده هم نشته دے او د بجت نه که پس هم او کړی نو بیا به مونږ ته په بجت کبني د هغې فائده به را و اونه رسی۔ د وجے نه سبا هم که د اسمبلی سیشن وی نو۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سبا نشته دے، د پیر په ورځ دے۔ د پیر په ورځ۔

سینر وزیر: صحیح ده جی، چي څنگه د سپیکر صاحب حکم دی، په هغې باندې یو مشترکه قرار داد هم پکار دے او زه ستاسو، د بشیر بلور د دې خبرې سره هم اتفاق کومه چي بالکل یو یا داشت مونږه تیار کړو، سبا یا بل سبا هغوی ته پیش کړو۔ البته دا ده که د ټولے اسمبلی په ځائے باندې دیکبني صرف۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Parliamentary leaders.

سینر وزیر: د سرکار او د اپوزیشن لیډرز شامل شی، دا په دې اولنی Step باندې زه کافی کنرمه او دا یو بین الاقوامی، ملکی خبر به هم ان شاء الله د دې نه جوړشی۔ زه په دې باندې حقیقت دا دے چي یعنی داسي ماته خبرنه دی معلوم چي په هغې زمونږه په خپلو کبني اختلاف شته دے، زمونږه ټول مسائل ډیر په اتفاق سم روان دی او زما دا امید دې که چرته دے اسمبلی دے آواز ته خلق په عزت او د احترام په نظر باندې او به گوری نو دے سره به په مرکز باندې په

اعتماد کینې نو کمے هم راشې او مضبوط صوبه سرحد او خوشحال صوبه سرحد ، دا د خوشحال پاکستان د پاره ضامن دے او ترڅو پورے چې صوبه سرحد حصه وی او ناخوبنه وی او کمزورې وی او معاشی طور باندې تباہ و برباد وی نو پاکستان چرته هم خوشحالیدے نه شی۔ نوزه دا خبره هم کومه چې زما په علم کینې دا راغله چې د وسائلو یو ډیره لویه حصه دا خاص په دې اسلام آباد باندې لگی او دا اسلام آباد خویو ډیر وړکوټے ځائے دے نو که ټول اسلام آباد د سسنگی مرمروشی او ټول اسلام آباد کینې د عطر او د خوشبو باران شې خو چې نور پاکستان په تیزو کینې پروت وی نو اسلام آباد هم چرته د خوشحالی او د اطمینان وخت نه شی تیرو لے۔ د دې وجے نه زه وایم چې صرف د اسلام آباد نه د جنت جوړولو په ځائے باندې د ټول پاکستان نه جنت جوړول پکار دی۔ زه په دې باندې دا خپله خبره ختموم۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! د منسټر صاحب ډیره مهربانی جی، زمونږه هم جی دا خواہش دے چې دا Constitution، دا Federating units یو بل سره Attach ساتی، یو بل سره یو والی باندې ساتی ځکه چې آئین هرے صوبے ته خپل خپل حق ورکړے دے۔ کوم ځائے کینې چې هغه خپل آئینی حق ملاؤ نه شې نو خواهه مخواهه په صوبو کینې احساس محرومیا نې پیدا کیږی۔ نن چې تاسو وائی په دیرش کاله پس، نن چې هره صوبه ځان ځان له مطلبه کوی، څوک وائی چې د آبادی په بنیاد، څوک وائی د وسائلو په بنیاد، څوک وائی چې د رقبے په بنیاد باندې نو د دې وجه هم دغه ده چې هغه خپل حق نه ملاویږی۔ مونږه منسټر صاحب سره بالکل په دیکینې ملگری یو۔ که ستاسو وائی نو زمونږه چې کوم اپوزیشن پارلیمنټری لیډرز دی، ستاسو کسان، یو دوه یا درے کسان، مونږ به یو ریزولوشن دلته کینې Draft کړو، پیر په ورځ به؟ مونږه Draft کړو او د پیر په ورځ به مونږه د گورنر صاحب نه ټائم واخلو، مونږه به لار شو ځکه چې بغیر د دې نه دا شې اوس تش د اسمبلی په آواز باندې نه کیږی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! ډیر زیات مشکور یو د حکومت، د تریژری بنچر چې دوئی هم دا سوچ کوی۔ مخکینې به دا ټول عمر قاعده وه د پاکستان چې

مرکز مضبوط نو پاکستان مضبوط او یو اسلام دے او یو پاکستان دے - مونبره هغه وخت کبني هم دا خبره کوله چې صوبه مضبوط نو پاکستان مضبوط ، خونن دا شکر دے چې دا ټول پارټي او زمونبره دا ټول ملگري چې ناست دی ، دا خبره اوس دوئي ټول کوی چې صوبے مضبوط وی نو پاکستان به مضبوط وی - مونبره یو پاکستان او یو اسلام باندي ایمان لرو خو د خپلو حقوقو د پاره هیخ چا سره Compromise نه کوؤ - زه مشکوریم د منسټر صاحب چې هغوي دومره مونبره سره Co-operation کوی او دے خپل صوبے د حقوقو د پاره مونبره سره ولاړ دے نو مونبره د دوئي مشکور یو -

جناب سپیکر: د House Consensus په دې دے چې عبدالاکبر خان ایم پی اے صاحب ، کوم ایډجرنمنټ مونشن راوړے دے ، دا د په یو ریزولوشن کبني Convert شی او مطلب دا دے د پیر په ورځ به پیش کیږي - د دې سره سره به یعنی پارلیمنټري لیډرزاو ټریژری بنچر مشران به گورنر صاحب ته یو میمورنډم هم ورکوی - Next.

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! زه به یو گزارش او کړم - دا کوم تجویز چې دے ، زمونبره پارلیمنټري لیډر هم ناست دے ، زه صرف په دیکبني دا Addition کول غواړم چې دا به یو قسم زمونبره خاموش احتجاج وی که دا ټوله اسمبلی د دې ځائے نه روانه شی تر گورنر صاحب د ځائے پورے ، زه دا گنډم چې پارلیمنټري لیډرز به داسې وی بیا به د کمرے خبره وی او چې دا اسمبلی د دې ځائے نه روانه شی ، Long march په شکل او تر گورنر صاحب دا یادداشت ورکړی نو زه وایم چې دا به زیاده بنه وی -

شرعی نظام عدل (ترميمي) بل مجريه 2003 کازیر غورلا یا جانا

جناب سپیکر: رومبي سټیج کبني زما په خپل خیال دا مناسب دے ، به روستوان شاء الله گورو -

Next, the honourable Chief Minister, N.W.F.P. to please move that the Shari –Nizam – Adil (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once on behalf of the Chief Minister, Minister for Law, please.

Mr. Zafar Azam (Minister for Law): Mr. Speaker Sir! On behalf of honourable Chief Minister N.W.F.P., I beg to move that the Shari Nizam-e-Adil (Amendment) Bill 2003 may be taken into consideration at once. Thank you sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Shari Nizam e Adil (Amendment) Bill 2003, may be taken into consideration at once?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Me. Speaker: 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in clause 1, of the Bill. Therefore the question before the House is that clause 1 stand part of the Bill?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill.

(Applause)

ایک آواز: مونر شکر یہ ادا کوؤ۔

Mr. Speaker: The honorable Minister for Law and Parliamentary Affairs, N.W.F.P., has proposed two amendments in Clause 2 of the Bill. He is therefore; requested to please move his amendments in Clause 2 of the Bill. Honorable Minister for Law and Parliamentary Affairs, N.W.F.P., please.

Mr. Zafar Azam (Minister for law & Parliamentary Affairs): Thank you sir, I beg to move that in Clause 2, the Semi-column appearing after word "Substituted" may be replaced by a full-stop and that the word "appearing thereafter" may be deleted. Second, that in Clause 2, for figure 3, where occurring. Figure '5' may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by honourable Minister for Law & Parliamentary Affairs may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes have it. The amendments are adopted and clause 2, stand part of the bill along with amendments move by the honourable Minister for Law & Parliamentary Affairs. The honourable Minister for Law & Parliamentary Affairs .The honourable Minister for Law NWFP, has proposed certain amendments in clause 3 of the Bill. He is therefore requested to please move his amendment in clause 3 of the Bill. The honourable Minister For Law please.

وئیلے ہم نہ شی؟

جناب بشیر احمد بلور: دا آن کرائی۔ دا لبر سپیکر صاحب، دومرہ مہربانی د او کرائی،
On behalf of the chief دی چکی دیکھنی لیکلی دی

Minister , I , Law Minister hereby ----

جناب سپیکر: یہ امینڈمنٹس انہوں نے ہی لائی ہیں۔ یہ لاء منسٹر نے۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ امینڈمنٹس کیا ہیں؟

وزیر قانون: نہیں امینڈمنٹس لائے ہیں۔ انہوں نے ایڈریس کیا ہے لاء منسٹر کو۔

Sir, I beg to move that in Clause 3, appearing for the second time and clauses 4, 5 and 6 thereafter, may be renumbered as 4, 5, 6 and 7

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, may be adopted .those who are in favour of it may say‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and clause 3 stands part of the Bill along with amendments moved by the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 4 to 7,therefore the question before the House is that Clauses 4 to 7 stands part of the Bill, those who are in faovour of it may say‘Yes ‘and those who are against it may say‘No’

. (The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 4 to7 stands part of the Bill. Preamble is also stands part of the Bill.

شرعی نظام عدل (ترمیمی) بل مجریہ 2003 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage'. The honorable Chief Minister NWFP to please move that the Shari Nizam e Adal (Amendment) Bill 2003, may be passed. The honorable Law Minister on behalf of Chief Minister NWFP please.

Mr. Zafar Azam: (Minister for Law & Parliamentary Affairs). Thank you, Mr. Speaker Sir. On behalf of Chief Minister NWFP, I beg to move that the Shari Nizam e Adal (Amendment) Bill, 2003 may be passed.

Mr. Abdul Akbar Khan: As amended?

Mr. Speaker: Including amendments, the motion before the house is That the Shari Nizam e Adal (Amendment) Bill 2003 may be Passed. Is it the desire of the House that the Bill be Passed? Those who are in favour of it may Say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

میرے خیال میں لاء منسٹر شکر یہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ آئر بیل لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا اور سارے ہاؤس کا اس بل میں ہمارے ساتھ اتفاق اور پاس کرنے میں مددگار ہونے کے ناطے سب کا شکر گزار ہوں۔ خاص کر عبدالاکبر خان صاحب اور
(قطع کلامی)

ایک آواز: سب کا۔

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: سب کا شکر گزار ہوں۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 09:30 am Monday morning the 2nd June, 2003. Thank you.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 2 جون 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)